صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 21 مارچ 2022ء بمطابق 17 شعبان المعظم 1443 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ O یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی Oاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ Oوَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ۚ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِO بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ O یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّO اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا O وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًاO اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ O وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ۔

(ترجمہ): مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے

۔و آخِرُ الدَعۡوَانَا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ کونسچنز آور

جناب نثار احمد: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کونسچنز آور

جناب نثار احمد: زما پوائنټ آف آرډر د کرن خان سره چې کومه واقعه شوې ده د هغې باره کښې دے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، پھر اور کوئی نہیں، پھر پوائنٹ آف آرڈر ہوگا بس۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ کا بھی یہی ہے، دونوں کا Same؟

جناب نثار احمد: Same دے، Same۔

جناب سپیکر: وہی پھر دیکھیں سب ہاتھ اٹھا رہے ہیں تو پھر یہ پوری بحث، بہت بڑا ایجنڈا ہے، پھر اس کے بعد لے لیں۔ جی نثار خان مہمند۔

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، ډیره مننه د اجازت را کولو۔ د کرم خان سره چې کومه واقعه شوې ده دا یوازې د کرم خان سره نه ده شوې دا د پختونخوا د پښتنو د ټول کلچر سره شوې ده، په دغه حواله باندې زمونږه سی ایم صاحب ته هم خواست دے او د ایوان نه د یو قرارداد په شکل کښې بائد چې دا منظور شي، که دغه ایس ایچ او صاحب په ذاتی توګه دا کړے وی، هغه ته بائد چې ددې سزا ملاؤ شی ځکه چې ایس ایچ او صاحب سره د سزا ورکولو اختیار نشته او بیا که دغه بل چا څوک پکښې شامل وی بائد چې د دې Proper enquiry اوشی او د پښتنو په دې کلچر چې کوم ګزار شوے دے، د دې داد رسی اوشی، دا د پښتون کلچر باندې شوے دے، ټول پښتون کلچر دے، دې سره پښتانه متاثره دی۔ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زما هم دغه خواست دے جی، کرم خان یوازې د پښتنو شاعر او سنګر نه دے، هغه سفیر دے، د امن سفیر دے او کومه واقعه چې د هغه سره شوې ده نو د دې کوم تاثر ځی دا زما په خیال چې

زمونږ نه به زمونږ سی ایم صاحب ته د هغې بنه پته لګی او پته وی جی۔ زه آنریبل سی ایم صاحب ته دا خواست کومه چې مهربانی دې اوکړی او غیر جانبداره انکوائری دې اوکړی او چا چې دا حرکت کړے دے، دا فنکار چې وی هغه د امن سفیر وی جی، هغه نه دهشت ګرد وی نه بل څه وی، که هغه غیر قانونی کار کړے وے د هغې تقاضې پورا کیږی، د چادر او چاردیواری چې کوم تقدس پامال شوے دے نو زما سی ایم صاحب ته دا خواست دے، ډاکټر کرم خان تعلق هم د سوات سره دے او هغه د امن سفیر دے، نو پکار ده چې د هغه سره کوم زیاتے شوے دے، د دې تاثر نورې دنیا ته به څنګه ځی، په کوم حالات ځی؟ زما دا خواست دے چې د دې غیر جانبدار تحقیقات اوشی او کومه واقعه چې شوې ده او څوک چې پکښې ملوث دی د هغوئ خلاف دې تادیبی کارروائی اوشی۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Questions` Hour: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, Question No. 13767.

* 13767 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے شمالی وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ منرلز کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو؛

(1) مذکورہ محکمہ کو کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(2) مذکورہ محکمہ کو کتنا ریلیز کیا گیا ہے؛

(3) مذکورہ محکمہ نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات): (الف) موجودہ حکومت نے صرف شمالی وزیرستان کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص نہیں کئے ہیں، البتہ پورے سابقہ فاٹا کے لئے تین پراجیکٹس منظور ہوئے ہیں، جن کی تفصیل ذیل ہے۔

Sino.	Name of Project.	Total Cost	Expenditure
01	Exploration & Evaluation of Dimension & Decorative area in Ex FATA	109 Million	32.591 Million
02	Exploration & Evaluation of Metallic	149 Million	29.508 Million

	Minerals occurrences in Ex FATA		
03	Strengthening of Minerals Department PMU for Mineral Sector Project.	198.03Million	118.567 Million

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، اس سے پہلے شگفتہ کا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس سے پہلے شاید شگفتہ کا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا، نہیں نہیں، یہی ہے، 13767، یہ آپ کا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، یہ میرا تو ہے لیکن اس میں شگفتہ ملک کا پہلے ہے اور پھر اس سے پہلے ریحانہ اسماعیل کا ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو یہی ترتیب ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جی، تیسرے نمبر پہ میرا کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا پچھلے دنوں سے یہ ڈیفر ہوا تھا، نگہت بی بی، یہ ڈیفر ہوا تھا آپ کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا، تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، 13767 میں میں نے سوال میں پوچھا ہے کہ اس وقت صوبہ بھر میں معدنیات اور قیمتی پتھروں کے کتنے ذخائر موجود ہیں اور ان ذخائر کی ضلع وار تعداد اور ہر کان سے حاصل ہونے والی الگ الگ مالیت بتائی جائے؟ اور جناب سپیکر صاحب، میں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ معدنیات کے ذخائر کی رسائی تک حکومت نے کتنے پیسے سڑکوں پر خرچ کئے ہیں؟ اور جناب سپیکر صاحب، جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ معدنیات کی الگ الگ سالانہ مالیت منسلک ہے لیکن میرے پاس اس قسم کی کوئی بھی، مجھے کوئی As such وہ نہیں دی گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، پھر میں نے پوچھا ہے کہ سڑکوں پر کتنے خرچ ہوئے ہیں اور 2019-20 کی ADP میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: یہ کون سا کوئسچن ہے؟ ہمارے پاس تو یہ نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ معدنیات کا کوئسچن ہے، میں اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ یہ آیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو آپ پڑھ رہی ہیں، ہمارے پاس یہ نہیں ہے، آپ نمبر پڑھیں اپنے پاس، 13767، یہی ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہی ہے ناں۔

جناب سپیکر: تو یہاں تو۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہی ہے جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: وزیرستان فاٹا منرلز کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے تھے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں، میرا ہی ہے، میرا ہی ہے ناں، نہ دو کوئسچنز ہیں ناں، دو کوئسچنز ہیں اور Same اسی پہ ہیں، معدنیات پہ ہیں اور منرلز پہ ایک دو کوئسچنز۔

جناب سپیکر: چلیں، پڑھیں نگہت بی بی، سپلیمنٹری کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں جناب سپیکر صاحب، یہ دوبارہ میں پڑھ لیتی ہوں، 13767۔ یہ وزیر معدنیات سے میں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے شمالی وزیرستان میں محکمہ منرلز ڈیویلپمنٹ کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈ قائم کیا ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنا فنڈ مختص ہوا ہے اور مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے جواب میں انہوں نے جو فگرز دیئے ہیں کہ شمالی وزیرستان کے لئے کسی قسم کا کوئی مختص نہیں ہوا ہے فنڈ، Am I right?یہی جواب ہے، یہی جواب ہے ناں کہ موجودہ حکومت نے صرف شمالی وزیرستان کے لئے ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا۔ کیا شمالی وزیرستان Merged areas میں نہیں آتا؟ منسٹر صاحب، آپ کے توسط سے جناب سپیکر صاحب، میری اس ہاؤس میں صرف ان مظلوموں کے لئے لڑائی ہوتی ہے جو کہ Merged areas کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کیسے ممکن ہے کہ وہاں پہ جو منرلز ہیں یا ان کے لئے جو فنڈ کی تقسیم ہے، شمالی وزیرستان جس نے کہ قربانیاں دی ہیں، جس نے کہ اپنے بچوں کو دہشت گردی کے اس میں جھونکا ہے، وہاں پہ جتنی دہشت گردی ہوئی ہے، وہ کسی اور صوبے میں، وہ کسی اور جگہ پہ ہوئی نہیں ہے، تو میں کیسے مان لوں کہ یہ منسٹر صاحب جو ہیں تو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، جواب لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، انہوں نے جو مجھے تفصیل دی ہے، وہ یہ ہے کہ 109 ملین وہ کئے گئے ہیں اور پتہ نہیں Expenditure 32.591 ہے۔ جناب سپیکر صاحب، مذاق ہے 109 ملین اور پھر اس کے بعد 32.59 ملین، پھر 149 ملین اور پھر 29.528 ملین Expenditure، آپ مجھے بتائیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں بالکل کسی کمیٹی میں

نہیں بھیجوں گی جناب سپیکر صاحب، آپ کو میری عادت کا پتہ ہے کہ میں نہ ان کمیٹیوں میں ہوں نہ میں ان کمیٹیوں، کیونکہ غیر فعال کمیٹیاں ہیں، ابھی تک ساری غیر فعال کمیٹیاں ہیں Interested اور ان کمیٹیوں کے بارے میں میں پہلے بھی آپ سے کہہ چکی ہوں کہ میں ان کمیٹیوں کا نہ کوئی حصہ بننا چاہتی تھی، نہ حصہ بنتی ہوں، نہ اس میں اپنا سوال بھیجتی ہوں لیکن مجھے آج شمالی وزیرستان کے ساتھ یہ جو منسٹر صاحب نے جو زیادتی کی ہے ان مظلوموں کے ساتھ، جہاں سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، جواب لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، بات سن لیں پہلے، جہاں سے چلغوزہ، جہاں سے ہر چیز اتنی مقدار میں نکلتی ہے کہ اگر وہی ان پہ لگادی جائے، اربوں روپے، اربوں روپے، اگر وہی ان پہ لگادی جائے تو میرا خیال ہے وہاں پہ سکول، کالج، پانی ہر چیز بن سکتی ہے۔ کیوں کرتے ہیں آپ ایسا Merged areas کے ساتھ ؟

جناب سپیکر: .Okay جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات): شکریہ جناب سپیکر۔ میڈم، یہ جواب جو دیا گیا ہے اس میں تو یہ لکھا ہے کہ فنڈ صرف شمالی وزیرستان کے لئے مختص نہیں کیا گیا ہے، اس میں یہ بھی لکھا ہے صاف صاف کہ پورے سابقہ فاٹا کے لئے پراجیکٹس منظور ہوئے تھے سر، چونکہ یہ فاٹا کے ساتھ تھے، ابھی Merge ہوئے ہیں اور جو یہاں پہ تفصیل دی گئی ہے، جو پراجیکٹس تھے وہ پراجیکٹس بھی ساتھ ساتھ اب ختم ہو گئے ہیں۔ یہ جتنا Expenditure ہوا ہے، جتنے بھی پراجیکٹس تھے وہ کم Expenditure میں وہ مکمل ہو گئے ہیں، ابھی اس کی ضرورت بھی نہیں رہی کیونکہ ہم نے GSP کے ساتھ Geological Survey of Pakistan کے ساتھ یہ Mapping کا اور Exploration کا معاہدہ Sign کر لیا ہے تو اس میں فاٹا بھی شامل ہے، تو ایسا کوئی مطلب منرل ڈیپارٹمنٹ ڈسٹرکٹ وائز کوئی فنڈ تقسیم نہیں کرتا لیکن وہاں کے جو منرلز ہیں وہ بھی اس Agreement میں اب شامل ہیں جو Geological Survey of Pakistan کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ نے کیا ہے تو وہ ساری جو Photo sheets اور جو Mapping ہے وہ سارا کچھ ان شاء اللہ بیس سال میں کر دیں گے، مکمل کر دیں گے اور صوبے کو اس سے بہتر آمدنی ان شاء اللہ آئے گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں بالکل مطمئن نہیں ہوں، میں بالکل ان کے جواب سے، یہ ہیرا پھیری جو ہے ناں، یہ ہیرا پھیری کسی اور کے ساتھ کریں، یہاں پہ نگہت اورکزئی کھڑی ہے، اس کے ساتھ یہ ہیرا پھیری نہیں کر سکتے ہیں کہ یہ ہوگیا اور وہ ہوگیا اور وہ ہوگیا۔ جناب سپیکر صاحب، Merged area جو ہے ناں وہ میری شہ رگ ہے، جناب سپیکر صاحب، Merged area میری شہ رگ ہے اور اس کے لئے اگر میں نہیں بولوں گی تو کون بولے گا؟ مجھے بتائیں جناب سپیکر صاحب، یہ سب کو جو ہے میں نہیں، منسٹر صاحب کو اتنا مطلب وہ کرنا چاہتی ہوں کہ میں یہ کہوں کہ میں منسٹر صاحب کی بے ادبی کروں یا میں منسٹر صاحب کی کوئی ایسی بات کروں کہ جو ان کو بری لگے لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ Floor of the House کھڑے ہو کر مجھ سے وعدہ کریں کہ یہ شمالی وزیرستان میں ان کا منرل، ان کا جو چلغوزہ وہاں سے نکلتا ہے ان کا جو تمام، وہ اربوں روپے کا ہے اور وہ کہاں جاتا ہے؟ یہ بھی ہمیں پتہ نہیں ہے، وہ جہاں جاتا ہے، پتہ ہے لیکن وہ کہاں جاتا ہے یہ ان کو بھی پتہ ہے، مجھے بھی پتہ ہے، تو جناب سپیکر صاحب، یہ کیوں نہیں اس میں وہ کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: نگہت بی بی، میری عرض سنیں، آپ نے کوئسچن کیا تھا شمالی وزیرستان کے لئے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو شمالی وزیرستان کی میں بات کر رہی ہوں ناں۔

جناب سپیکر: میری عرض سنیں، انہوں نے جواب دیا ہے کہ صرف شمالی وزیرستان کے لئے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: میری عرض سنیں، آگے وہ بتا رہے ہیں کہ پورا فاٹا جو ایکس فاٹا ہے، اس کے لئے یہ یہ ہے جس میں ظاہر ہے وزیرستان، یہ سارے علاقے شامل ہوں گے، جتنے بھی ایکس فاٹا کے ڈسٹرکٹس ہیں۔ اب جو Merge ہو گئے ہیں تو ان کا جواب تو آگیا آپ کے پاس۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، چونکہ آج یہاں پہ سی ایم صاحب آئے ہوئے ہیں اور سی ایم صاحب کی وجہ سے آج بہت رونق لگی ہوئی ہے ماشاء اللہ، ورنہ آپ کے توسط سے سی ایم صاحب کو کہوں گی کہ ذرا میری طرف متوجہ ہو جائیں پلیز۔ یره بس کړئ کنه هلته، هم وربانديږ، هلته هم چې دے نو هغه يئ او دلته هم بيا ورسره راځئ او بيا هغه کوئ، هره ورځ ملاويږئ او بيا هم چې دے نو، جناب سپیکر صاحب، میں آج سی ایم صاحب کو مبارکباد دیتی ہوں

کہ آج ان کے آنے سے بڑی رونق ماشاء اللہ ٹریژری بنچز میں بھی لگی ہوئی ہے، گیلریاں بھی بھری ہوئی ہیں اور کافی لوگ Active بھی نظر آرہے ہیں، یہ روزانہ اگر آئیں تو کسی دن اچانک چھاپہ تو ماریں ناں، کسی دن اچانک ایسے ہی چھاپہ ماریں تو پھر ان کو پتہ چلے کہ ان کے ٹریژری بنچز سے صرف دو تین خواتین اور دو تین لوگوں کے علاوہ محمود جان صاحب ہوتے ہیں یا آپ ہوتے ہیں یا دو تین اور بندے یہاں پہ بیٹھے ہوتے ہیں اور خواتین میں جو ہے تو عائشہ بی بی اور ساتھ رابعہ بصری کو اور ساتھ جو ہے ہماری دوسری بہن جو ہے آسیہ اسد کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں، آگے چلیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں ان کو مبارک باد دیتی ہوں کیونکہ سی ایم صاحب کے نالج میں ہونا چاہئیے، لیکن جناب سپیکر صاحب، چونکہ سی ایم صاحب آئے ہوئے ہیں میں اس لئے اتنی بحث نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: لیکن میں ان سے یہ بات کروں گی کہ Merged areas کو خدا کے لئے Ignore نہ کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا Point آگیا۔ Thank you very much. Question No. 13771, Ms. Rehana Ismail Sahiba.

* 13771 _ <u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: کیا وزیر محنت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ورکنگ فوکس گرائمر سکولوں میں مختلف انتظامی اور تدریسی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) صوبے کے مختلف اضلاع میں موجود ورکنگ فوکس سکولوں کے اندر خالی آسامیوں کی مکمل فہرست فراہم کی جائے، نیز ان آسامیوں کو کب تک پر کر لیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت)</u>: (الف) جی نہیں، ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سکولوں میں کوئی انتظامی اور تدریسی آسامیاں خالی نہیں ہیں۔

(ب) صوبے کے مختلف اضلاع میں موجود ورکنگ فوکس گرائمر سکولوں کے لئے فنڈز ورکرز ویلفیئر فنڈ فراہم کرتا ہے، ورکرز ویلفیئر فنڈ کی گورننگ باڈی کی 144 ویں اجلاس، منعقدہ 04-03-2020

اور 12-03-2021 میں فیصلہ کیا گیا، وہ تمام خالی آسامیاں جو تین سالوں سے پر نہیں کی گئیں ان کو ختم (Abolish) کر دیا گیا۔ گورننگ باڈی کے فیصلے کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

"GB approved the revised estimates FY 2018-19, and budget estimates FY 2019-20 amounting to Rs. 4,697.016 million respectively. In respect of Workers Welfare Board, Khyber Pakhtunkhwa, subject to conditions that:

Posts that remained up to 3 years stood abolished automatically according to the instructions of Finance Division."

لہذا اب ورکرز ویلفیئر بورڈ خیبر پختونخوا میں کوئی خالی آسامی نہیں ہے جس کو اشتہارات کے ذریعے پر کیا جائے۔ مزید یہ کہ سپریم کورٹ کے از خود نوٹس کے مطابق حکومت نے مختلف کمیٹیاں بنائیں جن میں Rationalization Committee بھی شامل ہے، مذکورہ Rationalization Committee نے اپنی سفارشات جمع کر دیں جو کہ باقاعدہ طور پر گورننگ باڈی کے سامنے رکھ دی گئیں۔ گورننگ باڈی کے مطابق Rationalization Committee کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب، یہ میرا کوسچن تھا اور ورکنگ فوکس گرائمر سکولوں میں انتظامیہ اور تدریسی آسامیوں کے بارے میں جس کا جواب دیا گیا ہے کہ "یہ آسامیاں خالی نہیں ہیں اور تین سال سے جو آسامیاں خالی تھیں ان کو ختم کر دیا گیا ہے، Abolish کر دیا گیا ہے۔ جناب، ٹھیک ہے، یہاں پر سیاسی بھرتیاں ہوئی تھیں، بہت سارے لوگوں کو نکالا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ اس میں کچھ خامیاں بھی ہیں، سسٹم کو ٹھیک ہونا چاہیئے تھا، اس میں جو ایس ایس کی ٹیچر تھی، اس کو کم کیٹیگری جو لوگ ہیں کم سکیل والے، ان کو ایس ایس کی پوسٹوں پہ لگا دیا گیا ہے، اسی ایس ایس کی پوسٹ کے لئے جو Criteria ہونا چاہیئے تھا، اس میں ان کو Adjust کرنا چاہیئے تھا اور دوسرا ان کے اپنے ڈومیسائل بھی ہونے چاہیئے تھے، جس ایریا میں ایس ایس کی ضرورت ہے اسی ایریا میں ہونا چاہیئے تھا۔ اس میں ان لوگوں کو نکال دیا گیا ہے اور اگر دیکھا جائے تو ڈی آئی خان کے لوگوں کو ٹانک میں رکھا گیا ہے اور بنوں کے لوگوں کو ڈی آئی خان میں لگایا گیا ہے، تو ان کو اپنے اپنے ایریا میں Adjust ہونا چاہیئے اور انہوں نے بہت سارے لوگوں کو نکال دیا ہے۔ کیا ان کو اور ضرورت نہیں تھی، کم از کم ایس ایس کا تو مجھے معلوم ہے کہ ایس ایس کی آسامیاں ابھی بھی کم ہیں ان کے پاس، جن کو انہوں نے پر کیا ہے، کم کیٹیگری کے اس سے ۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay.Naeema Kishwar Sahiba, supplementary.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرا سپلیمنٹری یہ ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے اس کے لئے Rationalize Committee بنائی ہے اور اس کی سفارشات پہ عمل کیا جائے گا۔ میرا کوئسچن یہ ہے کہ جو یہ Rationalize Committee. بنی ہے اس کا کتنا عرصہ ہوا اور اس کی سفارشات ابھی تک کیوں پینڈنگ ہیں، اس پہ عمل درآمد کب تک ہو جائے گا؟

Mr. Speaker: Honourable Minister, Shaukat Yousafzai Sahib, respond, please.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ جو سکول ہیں، ان کا سارا جو بجٹ ہے وہ ورکرز ویلفیئر فنڈز اسلام آباد سے آتا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ آسامیاں خالی ہیں، جناب سپیکر، کوئی آسامی خالی نہیں ہے اور Already سپریم کورٹ نے ایک کمیٹی بنائی تھی، خیبر پختونخوا کے جو چیف سیکرٹری ہیں ان کی سربراہی میں اور انہوں نے کافی اس پہ کام بھی کیا ہے، اپنی سفارشات ایک دفعہ ہم نے جمع بھی کرائی ہیں سپریم کورٹ کے اندر، انہوں نے پھر واپس بھیجی ہیں، پھر یہ Rationalization کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے، وہ ان کی ہدایت کے اوپر ہوا ہے اور وہ ابھی فائنل نہیں ہے اور اس کا تقریباً ہوا میرے خیال سے کوئی، جو پچھلے چیف سیکرٹری صاحب آئے تھے، ان کے دور سے شروع ہوا تھا، کاظم صاحب کے دور سے شروع ہوا ہے اور ابھی تک، چونکہ سپریم کورٹ کے ساتھ ہی ہے اور اس پہ یہ چیز تھی کہ جو تین سال تک کوئی پوسٹ خالی رہ جائے تو وہ جو وہاں کا ورکرز ویلفیئر فنڈ ہے، انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ خالی تصور ہوگی، پھر وہ دوبارہ Fill نہیں ہوگی اگر تین سال تک وہ پوسٹ خالی رہی، اس لئے خالی پوسٹ تو ہے نہیں، Rationalization کا جہاں تک تعلق ہے جناب سپیکر، انہوں نے تو کہا لیکن میں اس پہ نہیں جانا چاہتا لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ فزکس کی جگہ اردو والے کو لیا گیا ہے اور کچھ اس طرح کے معاملات ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ایک تو ان سکولوں کا جو Standard تھا وہ کافی گرا ہے، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اگر فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور میتھس اس طرح اگر انگلش کے کوئی اچھے ٹیچرز ہوں گے تو ہم Replace کریں گے لیکن ابھی چونکہ سپریم کورٹ میں کیس ہے اور جب تک اس کا فیصلہ نہیں آتا یا جب تک ہماری سفارشات وہاں سے Accept نہیں ہوتیں تو اس وقت تک ہم کوئی بھرتی بھی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: اچھا Sub judice ابھی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جی۔

Mr. Speaker: Okay. Question No. 13815, Shagufta Malik.

* 13815 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے ملازمین ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد عرصہ کے لئے تعینات نہیں رہ سکتے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات ہو تو گزشتہ دس سالوں سے کتنے ملازمین تین سال سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں، ان تمام ملازمین کی پوسٹنگ آرڈرز، بنیادی سکیل، عہدہ بمعہ ان حکام کے جن کے احکامات پر ملازمین تین سال کے عرصہ سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات رہے ہیں۔

جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے مال واملاک): (الف) بحوالہ مذکورہ سوال عرض ہے کہ "ہاں جواب اثبات میں ہے"۔

(ب) صوبہ خیبر پختونخوا میں کوئی بھی تحصیلدار، نائب تحصیلدار عرصہ تین سال سے زائد تعینات نہیں ہیں، فیلڈ سے موصول ہونے والے جوابات کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سر، یہ سوال اگر میرا دیکھ لیں سر، میں نے جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بات کی ہے تو ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ آپ تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی بات کریں، اس میں آپ کے کمشنر، ان کا پورا سٹاف ہے، ڈپٹی کمشنر، ان کا پورا سٹاف ہے، ایس ایم بی آر، اس کا پورا سٹاف ہے، آپ کے تحصیلدار، نائب تحصیلدار، اب سر، مجھے بڑی حیرت ہو رہی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ اس اسمبلی کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟ اب اس سوال میں اگر آپ دیکھیں تو ایک ڈی سی جو ہے، ابھی باقی جو ڈی سیز ہیں وہ کہتے ہیں کہ تمام لوگ اس بات کے مجاز ہیں کہ ایک بندہ تین سال تک ایک پوسٹ پہ رہ سکتا ہے جبکہ آپ کے پشاور کا ڈی سی کہتا ہے کہ یہ تو افسر کے پاس اختیار ہے اور وہ جب چاہے اور جسے چاہے وہ رکھ سکتا ہے اور اس کو تبدیل، تو سر میری گزارش ہے یہ منسٹر صاحب سے کہ اس سوال میں تو ایک پارلیمان کے ساتھ جو مذاق کیا گیا ہے اور ایک ڈی سی پشاور سے پوچھ لیا جائے کہ پورے صوبے کی جو پالیسی ہے وہ الگ ہے اور ڈی سی پشاور جو اپنے اختیارات کے استعمال کے حوالے سے ایک اسمبلی کے ممبر کو جواب دیتا ہے کہ یہ افسر کا اختیار ہے، تو سر، ان کو بھی بلا کر یہ پوچھ لیا جائے اور اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر شکیل خان، اچھا، تاج خان۔

جناب تاج محمد (معاون خصوصی مال واملاک): شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میڈیم نے یہ سوال جب کیا تھا، 2019 میں یہ سوال کیا تھا اور اس وقت محکمہ نے جواب میڈیم کو اور اسمبلی میں جمع کرایا تھا، دو دفعہ، یہ سوال پہلے بھی ایجنڈے پر آیا تھا لیکن Lapse ہوا تھا۔ جناب سپیکر، میڈیم تین سال کا پوچھ رہی ہیں لیکن ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم پر، وزیر اعلیٰ صاحب نے حکم دیا ہے کہ سارے ڈیپارٹمنٹس کو، صرف ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو نہیں کہ جن جن ملازمین کے دو سال ہوئے ہیں، ان کو اس سیٹ پہ نہیں رہنا چاہیئے تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں بھی سارے لوگوں کو جن کا دو سال Tenure تھا ان کو ہٹا دیا گیا ہے۔ تو میں میڈم کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی ملازم چاہے وہ کمشنر آفس میں ہے، چاہے ڈی سی آفس میں ہے، چاہے جدھر بھی ہو تو دو سال سے زیادہ کسی کا عرصہ نہیں ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کو جو بات کہہ رہی ہوں، شاید ان کو وہ سمجھ نہیں آئی، وہ تو الگ بات ہے، میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ اگر آپ کا تین سال کا ہے تو پھر آپ کے ڈی سی پشاور نے یہ کیوں کہا ہے کہ یہ افسر کا اختیار ہے کہ وہ جس کو چاہے رکھ سکتا ہے؟ ایک تو میں اس بات پہ مجھے Objection ہے اور اس میں ایسے لوگ ہیں جو جونیئر ہیں لیکن وہ ابھی تک اس بات کے لئے انتظار کر رہے ہیں کہ کب یہ لوگ جائیں گے؟ اور تین سال سے زیادہ بیٹھے ہیں، تو ایک ریکویسٹ ہے Kindly سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں، میں ریکویسٹ کروں گی کہ اس سوال کو Kindly اگر کمیٹی میں کریں تا کہ ڈیٹیل سے ڈسکشن ہو جائے اور کوئی مثبت وہ نکل آئے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ایک تو ڈی سی محکمہ مال کے Under نہیں آتا وہ محکمہ انتظامیہ کے Under آتا ہے اور باقی منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ Two years policy جو ہے۔۔۔۔۔

معاون خصوصی مال واملاک: میں نے میڈم کو عرض کیا کہ کوئی بھی ملازم ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں نہیں ہے جس کا دو سال سے زیادہ ہوا ہو، پھر بھی اگر میڈم کو کوئی ایسے سوال کے حوالے سے تحفظات ہیں تو وہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں Concerned department کو بلا کر ان سے کر لوں گا۔

جناب سپیکر: آپ وہ ڈیٹیل شیئر کر دیں۔

معاون خصوصی مال واملاک: اس میں تو کوئی بات نہیں تھی، میڈم نے Tenure کے حوالے سے بات پوچھی ہے اور وہ میں نے ان کو Floor of the House بتا رہا ہوں کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہے جس کا دو سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہو۔

جناب سپیکر: اب آپ کے لئے یہی راستہ ہے کہ آپ کے کوئی لوگ ہیں تو وہ لے آئیں، کل ہم ان سے یہاں ڈسکس کر لیں گے کہ بھئی ان کا تو دو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور یہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن منسٹر صاحب At the Floor of the House آپ کو یہ یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ کوئی ایسا کیس نہیں ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: تو پھر جناب سپیکر، اس کو کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ وہاں ڈیٹیل سے بات ہو سکے۔

جناب سپیکر: وہ کہتی ہیں جی، کمیٹی کو ریفر کریں۔

معاون خصوصی مال واملاک: نہیں، کمیٹی میں اس کی کیا ضرورت ہے میڈم؟ سپیکر صاحب، میں ان کو Assure کرا رہا ہوں، میں Floor of the House کہہ رہا ہوں کہ دو سال سے زیادہ کوئی بھی ملازم نہیں ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال سے ابھی ان کا کمیٹی کا جواز ختم ہو جاتا ہے میڈم، آپ ڈیٹیل دے دیں، اگر کوئی لوگ ہیں تو یہ ان کو ہٹا دیں گے۔

معاون خصوصی مال واملاک: اگر آپ کو کوئی تحفظات ہیں تو میں حاضر ہوں۔

محترمہ شگفتہ ملک: ہیں نا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوسچن نمبر 13775، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 13775 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں معدنیات اور قیمتی پتھروں کے کتنے ذخائر سے معدنیات حاصل کی جا رہی ہیں، ان ذخائر کی ضلع وار تعداد اور ہر کان سے حاصل ہونے والی معدنیات کی الگ الگ سالانہ مالیت بتائی جائے؛

(ب) حکومت نے صوبہ بھر میں موجود قیمتی پتھروں اور معدنیات کے ذخائر تک رسائی کے لئے سڑکوں کی تعمیر پر گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے، صوبہ بھر کے قیمتی پتھروں اور معدنیات کے ذخائر تک گزشتہ پانچ سالوں میں سڑکوں کی تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات کی سال وار مالیت بتائی جائے؛

(ج) رواں مالی سال کی اے ڈی پی میں صوبہ بھر میں واقع قیمتی پتھروں اور معدنیات کے ذخائر تک رسائی کے لئے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی مد میں کوئی رقم مختص کی گئی ہے، اگر ہاں تو مختص شدہ رقم کی مالیت کیا ہے اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب محمد عارف (معاون خصوصی معدنیات): (الف) اس وقت صوبہ بھر میں معدنیات اور قیمتی پتھروں کے 168 ذخائر سے معدنیات حاصل کی جارہی ہیں، ان ذخائر کی ضلع وار تعداد اور ہر کان سے حاصل ہونے والی معدنیات کی الگ الگ سالانہ مالیت کی تفصیل لف ہے

(تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

(ب) حکومت نے صوبہ بھر میں موجود قیمتی پتھروں اور معدنیات کے ذخائر تک رسائی کے لئے سڑکوں کی تعمیر پر گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 215 ملین رقم خرچ کر چکی ہے جس کی سال وار مالیت مندرجہ ذیل ہے:

سال	روپے
2015-16	61.939ملین
2016-17	125.181ملین
2017-18	20.00ملین
2018-19	8.424ملین

رواں مالی سال 2019-20 کی اے ڈی پی میں قیمتی پتھروں اور معدنیات کے ذخائر تک رسائی کے لئے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے مد میں کوئی رقم مختص نہیں کی ہے، محکمہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ نے فنڈ کی منظوری نہیں دی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (قہقہہ) سر، ان منسٹروں سے آپ نے مجھ سے پٹائی کروانی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے چونکہ ہمارے سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور میں ان کو یہ یہاں سے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ آج کے دن وعدہ کیا گیا تھا کہ اے ایس آئی اور نائب تحصیلدار اور تحصیلدار جنہوں نے کہ سب ٹیسٹ پاس کر لئے ہیں، انٹرویوز ہو چکے ہیں اور ان کی Appointment رہتی ہے تو آج اس کابل آنا تھا، مجھے نہیں پتہ کہ وہ آج آرہا ہے یا نہیں آرہا ہے؟ آرہا ہے، تھینک یو۔ آپ کے توسط سے میں سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ان بیچاروں کی چار سال کی جو ذہنی کوفت ہے وہ آج ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر صاحب، یہ سوال تو میں نے دہرا بھی دیا ہے کہ وہی بات ہے کہ سڑکوں کے مد میں میں نے پوچھا، انہوں نے کہا کہ ہم نے کوئی پیسہ نہیں رکھا ہے، ٹھیک ہے جی، اگر سڑکوں کے لئے پیسہ ہی نہیں رکھا جناب سپیکر صاحب، تو وہاں سے معدنیات کیسے نکال کر لاتے ہیں؟ مجھے یہ بتایا جائے جناب سپیکر صاحب، کیوں کھلواڑ کر رہے ہیں، اس صوبے کی معدنیات اس صوبے کی جو پراپرٹیز ہیں، اس صوبے کی جو قیمتی پتھر ہیں جناب سپیکر صاحب، ہم ان سے اپنے صوبے کو خدا کی قسم اٹھا سکتے ہیں، ہمیں کسی اور کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی، نہ مرکز کی ضرورت پڑے گی اور نہ کسی اور جگہ کی ضرورت پڑے گی، ہمارے پاس اتنی معدنیات ہیں، ہمارے پاس اتنے منرلز ہیں، جناب سپیکر صاحب، انہوں نے کہا ہے کہ جی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، منسٹر صاحب۔

<u>معاون خصوصی معدنیات:</u> شکریہ جناب سپیکر، ایک تو میڈم نے جو کوئسچن کیا ہے، اس طرح سے یہ نہیں کہ اس سال ہم نے نہیں رکھے پیسے، ساتھ یہ تفصیل بھی ہے-2015-16, 2016-17, 2017 18 اور سارے جو پیسے ہیں وہ خرچ بھی ہو چکے ہیں لیکن ساتھ ساتھ سپیکر صاحب، آپ کو بتاتا چلوں کہ ماشاء اللہ ڈیپارٹمنٹ نے پچھلے سال اپنے ٹارگٹ سے Double achieve کیا ہے ریونیو، جو ہمارا ٹارگٹ تھا 2.4 یا 2.5 billion something وہ Six billion تک ہم نے پہنچا دیا، اس مرتبہ ڈیپارٹمنٹ نے۔ یہ جو سڑکوں کے لئے فنڈز مختص نہیں کیا گیا ہے، اس کی بھی کوئی وجوہات ہیں، ایک تو یہ ہے کہ Financial crunch کی وجہ سے ڈیپارٹمنٹ کو روڈز کے لئے، روڈز ویسے بھی سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ بناتا ہے اور اس کا ایک جال بچھایا ہوا ہے، ہم جو روڈز بناتے ہیں وہ تو شنگل روڈز ہوتے ہیں اور وہ جہاں سے ہماری کان کنی ہوتی ہے وہاں پہ شنگل روڈ ہم بناتے ہیں لیکن اکثر جو روڈز ہیں وہ سارے ٹھیکیدار جو کنٹریکٹر ہوتا ہے، جو Mines owner ہوتا ہے وہ خود بناتا ہے، تو اس کا اتنا ایشو نہیں ہے، جو ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے اس ڈیپارٹمنٹ کے ریونیو کے Enhance کرنے کے لئے وہ میڈم، آپ اگر دیکھ لیں تو آپ ہمیں ضرور شاباش دیں گی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> ایک تو سر، میں اس کا سر توڑ دوں گی یہ جو میرا مائیک بند کر دیتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> کبھی کبھی مائیک میں بھی، یہاں سے بند کر دیتا ہوں، آپ بات کریں، (قہقہہ) آپ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا اچھا، تو پھر جی جناب سپیکر صاحب، کیوں اب آپ کھڑے ہو گئے، کوئی میں نے غلط بات کر دی ہے؟

جناب روی کمار: آپ کی پارٹی کے صدر نے کیا کہا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میرے صدر کو مت چھیڑو ورنہ یہاں پر پھر، دیکھیں سی ایم صاحب، یہ ماحول کو خراب کرنے والی بات ہے، کیوں تم لوگ کیوں کرتے ہو، تم لوگ کیوں کرتے ہو؟

جناب سپیکر: نگہت بی بی، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آرام سے، میں یہاں پہ جھگڑا نہیں چاہتی ہوں کیونکہ سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، نمبر مت بڑھاؤ، نمبر، جناب سپیکر صاحب، یہ دیکھ لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: روی، آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ دیکھ لیں، یہ دیکھ لیں آپ، یہ دیکھ لیں آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں آپ، بیٹھ جائیں پلیز، ماحول خراب نہ کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ چیف منسٹر صاحب، دیکھ لیں آپ، یہ دیکھ لیں آپ، یہ ماحول کو خراب کرنے والی بات ہے، یہ ماحول کو خراب کرنے والی بات ہے۔

جناب سپیکر: روی، آپ بیٹھ جائیں، نگہت بی بی، اپنی بات Complete کریں، اپنی بات Complete کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، نہیں جناب سپیکر، یہ ہمیشہ میری بات پہ اٹھ جاتا ہے، کیوں اٹھتا ہے جناب سپیکر صاحب؟

جناب سپیکر: آپ اپنی بات Complete کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لڑنا ہو تو یہاں پہ لڑتے ہیں دونوں، چلو آؤ۔۔۔

(اس مرحلے پر خاتون رکن اسمبلی جناب روی کمار کی نشست کی طرف گئیں)

جناب سپیکر: اوہو، (شور) آ جائیں، تشریف رکھیں، مہربانی کریں، نگہت بی بی، مہربانی کریں، نگہت بی بی، مہربانی کریں، پلیز نگہت بی بی، اپنی سیٹ پہ تشریف رکھیں۔ (شور) نگہت بی بی، آپ کا ہی بل رہ جائے گا، اپنی بات Complete کریں پلیز، اپنی بات Complete کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، مجھے بڑا افسوس ہے۔

جناب سپیکر: خیر ہے، ہوتا رہتا ہے، کریں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں، میرے سر میں درد جو ہے نا۔
Mr. Speaker: Cool down, cool down please.
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر میں بات کرنے پہ آؤں تو بات بڑی دور تلک چلی جائے گی۔
Mr. Speaker: Please, please.
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن میں ماحول کو خراب نہیں کرنا چاہتی۔
جناب سپیکر: بہت شکریہ۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کبھی کہتا ہے، نیازی کیوں کہتی ہو، کبھی کہتا ہے تمھارے صدر نے جو بات کی ہے، بھئی جاؤ میرے صدر، اگر تم میں اتنی ہمت ہے ہاتھ لگا کر دکھاؤ۔
جناب سپیکر: آپ پلیز، اپنی بات Complete کریں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آپ اپنی ٹریژری بنچز کے ممبران کو کچھ نہیں کہیں گے کہ جو آنریبل سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ماحول خراب نہیں کر رہے ہیں اور یہ ماحول خراب کر رہا ہے۔
جناب سپیکر: میں نے ان کو بٹھا دیا ہے، آپ بات کریں Complete، مہربانی کریں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، Merged areas کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے، وہ آپ کے سامنے بھی ہے، Merged areas والے لوگوں کے سامنے بھی ہے۔ میری اب اور ہمت نہیں ہے کہ میں چھوٹے چھوٹے * + کو ان باتوں کا جواب دوں لیکن اگر ہمت تھی تو یہاں میدان میں آتا جیسے میں میدان میں آئی تھی۔
جناب سپیکر: میں یہ الفاظ حذف کرتا ہوں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چھوٹے چھوٹے * + دوبارہ کہونگی، چھوٹے چھوٹے * + جو کہ سی ایم کا بھی لحاظ نہیں کرتے، جو کہ کسی اپنے بڑے کا بھی لحاظ نہیں کرتے، ہاں ہم اپوزیشن ہو کر سی ایم کا احترام کرتے ہیں، ہم اس ماحول کو خراب نہیں کرتے ہیں۔
جناب سپیکر: دیکھیں آپ کا بل بھی ہے اور ٹائم شارٹ ہے، بل رہ نہ جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن یہ ہمیشہ کھڑے ہو کر کبھی کسی بات پر اور کبھی کسی بات پر، تم میں اتنی ہمت ہے تو جاؤ میرے صدر سے لڑو، پھر پتہ چل جائے گا کہ تم کیا ہو اور وہ کیا ہے؟

Mr. Speaker: Please come back to the topic, please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں کوئی بات نہیں کروں گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، پلیز پلیز، تھینک یو۔ میں تو ٹائم دے رہا ہوں، آپ بات Complete کریں، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ نے الفاظ خذف کئے، خدا کی قسم میں دھرنا دے کر بیٹھ جاؤں گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں کروں گی، احتجاجاً کوئی Merged areas کے بارے اور Merged areas والے سن لیں کہ یہ ٹریژری بنچز والے، ان کو پھر دوبارہ ووٹ نہ دیں، خاص کر اس روی کمار کو۔

جناب سپیکر: جائیں نا، آپ بات کریں گی، نگہت بی بی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، تھینک یو۔ میر کلام خان، کوئسچن نمبر 13755۔

* 13755 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اقلیتوں کے لئے سال 20-2019 کی اے ڈی پی اور اے آئی پی میں فنڈ رکھا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آج تک مذکورہ فنڈ میں سے کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے اور کہاں کہاں پر خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) نیز سال 22-2021 کی اے ڈی پی اور اے آئی پی میں اقلیتوں کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا ہے اور کون سے منصوبے زیر غور ہیں اور خاص کر میران شاہ اور رزمک کی اقلیتی برادری کے لئے ترقیاتی منصوبوں کے متعلق حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی اقلیتی امور): (الف) جی ہاں، اقلیتوں کے لئے سال 20-2019 کی اے ڈی پی اور اے آئی پی میں 190.000 ملین فنڈ رکھا گیا تھا۔

(ب) محکمہ نے ابھی 59.381 ملین روپے ریلیز کئے ہیں مذکورہ فنڈ سے آج تک 47.690 ملین فنڈز خرچ کئے گئے ہیں۔ (تفصیلات ایوان میں فراہم کی گئیں)۔

(ج) مالی سال 2021-22 کی اے ڈی پی اور اے آئی پی پروگرام کے تحت اقلیتوں کے لئے 205.00 ملین روپے رکھے گئے ہیں جن کے تحت مندرجہ ذیل منصوبے زیر غور لائے گئے ہیں:

* نئے ضم شدہ قبائلی اضلاع کی اقلیتی برادری کے لوگوں کی بہتری کے لئے خصوصی پیکیج۔
* نئے ضم شدہ قبائلی اضلاع میں اقلیتی برادری کے لئے رہائشی کالونیوں کی تعمیر کے لئے Feasibility کا منصوبہ (اس منصوبے کے تحت میران شاہ، رزمک میں اقلیتی برادری کے لئے رہائشی کالونی کی تعمیر کے لئے تفصیلی Feasibility report تیار کی جائے گی)
* نئے ضم شدہ قبائلی اضلاع کی اقلیتی برادری کے لوگوں کے لئے قبرستان اور شمشان گھاٹ کے لئے زمین کی خریداری کا منصوبہ۔
* نئے ضم شدہ قبائلی اضلاع کی اقلیتی برادری کے لوگوں کو چھوٹی سطح پر کاروبار شروع کرنے کے لئے گرانٹس فراہم کی جائیں گی۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ آج سی ایم صاحب بھی آئے ہیں اس کو ہم ویلکم کہتے ہیں، تو میرا کوسچن ہے جناب سپیکر، اقلیتی برادری کے حوالے سے، اس میں 2019-20 کی اے ڈی پی کا میں نے پوچھا ہے، اس میں لکھا ہے کہ ہم نے اتنے اتنے پیسے خرچ کئے ہیں لیکن جناب سپیکر، ان پیسوں کا آج مجھے پتہ چلا، تو اگر یہ ایڈوائزر صاحب ذرا یہ بتائیں کہ یہ کس کے کہنے پر اور کس کے ذریعے وہاں پر خرچ کئے ہیں؟ ایک بات یہ، دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میر کلام صاحب، ایک منٹ۔ نصیر اللہ خان صاحب، آپ کی ممبر شپ بحال نہیں ہوئی ہے، ابھی الیکشن کمیشن میں Your membership is ceased please. Thank you very much.

<u>جناب میر کلام خان</u>: تو جناب سپیکر، ایک بات یہ کہ 2019-20 کی اے ڈی پی کس کے کہنے پر اور کس کے ذریعے وہاں پر میران شاہ میں اس نے خرچ کیا ہے؟ ایڈوائزر صاحب یہ بتائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ 2021-22 میں وہاں پر فنڈر کھا ہے لیکن اس میں یہ جو کام کر رہا ہے، وہاں کے منتخب نمائندوں سے کسی نے پوچھا ہے کہ نہیں؟ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Minister for Auqaf, please responds. Ji, Sardar Sahib, supplementary. رنجیت سنگھ صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، موقع کی مناسبت کو دیکھتے ہوئے کیونکہ ہم تو ہمیشہ پہلے دن سے یہاں پہ ان چیزوں پہ بات چیت کر رہے ہیں کہ آپ دیکھ لیں کہ یہاں پر اوقاف ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو سلوک، تقریباً میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایڈوائزر صاحب کو یا روی کمار صاحب کو نکال کر ینارٹی کے اور ایم پی ایز بھی ہیں جس میں آپ نے پچھلے دنوں دیکھا ہوگا، ویلسن وزیر صاحب بھی جہاں ناراض ہیں، وہاں پہ میں بھی ناراض ہوں ان لوگوں کے طریقہ کار سے، وہاں پہ ایک اپنی من مانی کا سسٹم بنا ہوا ہے جس میں بالکل ہمیں پوچھا نہیں جاتا، آپ کے سوال کے جواب کے اندر بھی انہوں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ہمارے لئے جو اے ڈی پی سکیمز رکھیں، انہوں نے کہا کہ ینارٹی کے لوگوں کو کاروبار Set کر کے دیں گے، اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے لئے ینارٹیز کالونیز بنائیں گے، آج تک اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہے، نیا سال آنے والا ہے، نئے بجٹ کا ٹائم آ رہا ہے، جون میں یہ ساری چیزیں ختم ہونے والی ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم جو ہے آپ کے لئے جو ڈیویلپمنٹل ہماری سکیمیں ہیں، ان میں سے آج تک کچھ نہیں پتہ، نہ کوئی پی سی ون بنا ہے نہ کوئی کام ہوا ہے، صرف یہاں بجٹ کے اندر ایک بہت بڑی سپیچ کی گئی تھی کہ ہم نے آپ کے لئے Five hundred millions رکھے ہیں، پورا سال گزر چکا ہے، کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے لئے سکیموں میں انہوں نے رکھا کہ ہم آپ کے Religious festival منائیں گے، آج تک میں آپ کو کہتا ہوں، یہ سال ختم ہونے کو آ گیا ہے، کوئی پروگرام آج تک Celebrate نہیں کیا گیا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں، جواب لیتے ہیں۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی کا واحد ثبوت ہے، میں اپنے بھائی کو ٹارگٹ نہیں کرنا چاہتا، میں سیکرٹری اوقاف کو کہنا چاہتا ہوں کہ وہ بالکل کمزور ہے، ان کا ینارٹیز کے پروگرامز کی طرف، ان کا پیسوں کی طرف، ان کا کسی سکیم کی طرف کوئی رجحان نہیں ہے، انہوں نے بھرتیوں کا، آپ کو یاد ہو Floor of the House وزیرزادہ صاحب نے یہاں پہ کھڑے ہو کر کہا تھا کہ ہم Appointment کر چکے ہیں، ہم لوگ بھرتی کر چکے ہیں اس تاریخ کو، آج بھی نکال لیں اور جن لوگوں کو انہوں نے دوبارہ بھرتی کیا وہ بھی جھوٹ بولا گیا تھا، اس Floor کے اوپر میں بار بار چلا رہا تھا کہ یہ کہہ رہے ہیں ہم نے یہاں پر جن لوگوں کو بھرتی کرنا تھا، کیا ہے، وہ بھی نہیں کیا، ان میں سے بھی ینارٹی کے لوگ نہیں ہوئے، میجارٹی کے ہوئے، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن وہ بھی ایک جھوٹ تھا، صرف

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں پہ صرف جھوٹے وعدے کمیونٹی کے ساتھ کئے جاتے ہیں باقی یہاں پہ اپنے انہی لوگوں کو سر، جن جن لوگوں کو پہلے ایک ایک جگہ پہ دو دو کروڑ روپے کے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, please.

دیکھیں سپلیمنٹری اتنا لمبا نہیں ہوتا سردار صاحب، بصیرت خان صاحبہ، دیکھیں، سپلیمنٹری کوئسچن کیا کریں، جو بھی Answer آتا ہے تاکہ ٹائم بھی Save ہو سکے۔ جی بصیرت خان، سپلیمنٹری کوئسچن۔

محترمہ بصیرت خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میرا سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ اے ڈی پی اور آئی پی کے تحت جس طرح Answer میں کہا گیا ہے کہ رزمک یا جو باقی اضلاع ہیں جنوبی وزیرستان کے، وہاں پہ جو ہماری اقلیتی برادری ہے، ان کے لئے نئی کالونیز تعمیراتی کے لئے ان کا منصوبہ ہے، تو کیا یہی منصوبہ باقی جو Merged اضلاع ہیں ان کے لئے بھی ہے؟ پھر خاص کر خیبر میں بھی ہمارے ساتھ اقلیتی برادری ہے اور ان کو بھی یہ مشکلات کا سامنا ہے، ان کی نئی تعمیراتی کالونی کے لئے کوئی پلاننگ ہے گورنمنٹ کی؟ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Honorable Minister for Auqaf, آپ کریں گے For Minority Affairs, please; respond please. Wazir Zada Sahib.

جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی اقلیتی امور): شکریہ سپیکر صاحب، میں محترم ایم پی اے میر کلام صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مینارٹیز کے اوپر ان کے مسائل پہ یہ کوئسچن لے کر آئے، ان کی Interest رہی ہے، بار بار ہم سے بھی Contact میں رہا ہے اس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ باقی جو ڈیٹیل ہے وہ یہاں پر دی ہے۔ میر کلام صاحب نے صرف یہ پوچھا ہے یہ کس کے ذریعے خرچ ہو رہے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، ہم وہاں پہ جو گرانٹ دے رہے ہیں یا پھر ٹریننگ اور سکالرشپ تو Through newspaper advertise کرتے ہیں، پھر جتنی Applications آتی ہیں ان کی Scrutiny کر کے پھر ڈیپارٹمنٹ کے لوگ وہ امانت لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ تو اس میں Recently بھی Distribution ہوئی ہے، تو یہ تو ہم Proper طریقے سے Transparent طریقے سے کر رہے ہیں، کوئی سیاسی طور پر نہیں، یہ تو میرے خیال میں میر کلام صاحب کا کوئسچن جو ہے وہ Clear ہے، وہ صرف یہ پوچھ رہا تھا کہ یہ کیسے خرچ ہو رہے ہیں؟ باقی سردار صاحب نے سپلیمنٹری کوئسچن نہیں، بلکہ اس نے آٹھ دس باتیں کیں، تو میں سردار صاحب کو کہہ رہا ہوں کہ کسی بات پر اگر اس کو تفصیل چاہیئے تو وہ یا میرے ساتھ بیٹھیں یا وہ کوئسچن لے کر آئیں تو ہم تفصیل سے اس کو جواب دیں گے۔ باقی اس نے

Generally باتیں کی ہیں یہاں پہ، مختلف ان کے حوالے سے، کاروباری سکیم کی جو ہے، ابھی Applications آئی ہیں، ان کی Scrutiny ہو رہی ہے، یہ پہلی دفعہ ہے کہ مینارٹی کو ایک ارب پینتالیس کروڑ کا بجٹ ملا ہے اور مینارٹی ڈیپارٹمنٹ Last year جو ہے وہ ریکارڈ میں دیکھیں کہ ہم نے ایڈیشنل چار کروڑ بھی مانگے ہیں، ہمارے پاس جتنی Allocation تھی اس سے زیادہ خرچ کئے ہیں، سکالر شپ دیئے ہیں، پورے۔ اس کے علاوہ ہم نے میرج گرانٹس دی ہیں، یہ Widows کو پیسے دیئے ہیں، تو ہمارے کوئی پیسے Lapse نہیں ہوئے ہیں، وہ ڈیٹیل میں سردار صاحب کو دینے کے لئے تیار ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، آپ کا جواب آگیا۔

<u>معاون خصوصی اقلیتی امور</u>: اور محترمہ جو سوال آپ نے کیا ہے، ہاؤسنگ اسکیم کی ہم Feasibility کر رہے ہیں، اس میں سارے ڈسٹرکٹس، Merged districts بھی شامل ہیں، ان شاء اللہ وہ بھی ہونگے اس میں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، وزیر زادہ صاحب۔ حمیرا خاتون صاحبہ، کوئسچن نمبر 14310۔

* 14310 _ <u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2021-22 کے بجٹ میں محکمہ صنعت و حرفت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران کتنی رقم ریلیز ہوئی ہے اور اس میں اب تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ ہذا کو جاری شدہ رقوم کی مالیت کیا ہے، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ کو جاری شدہ رقوم منقضی ہوئی ہیں، اگر ہاں تو اس کی تفصیل کیا ہے اور رقوم منقضی ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

<u>جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت)</u>: (الف) مالی سال 2021-22 کے بجٹ میں محکمہ صنعت و حرفت اور اس کے ذیلی اداروں کے لئے درجہ ذیل رقم مختص کی گئی ہے:

S. No.	Name of Department:	Fund Allocated
1	Industries Department:	Rs. 73,722,000/-
2	Directorate of Industries	Rs. 420,608,180/-
3	Printing & Stationery	Rs. 218,349,000/-
4	SIDB	Rs. 483,985,000/-

5	ERKP	Rs. 974,000,000/-
6	EZDMC	Rs. 379,590,000/-
	Total	Rs. 2,550,254,180/-

(ب) رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران محکمہ صنعت و حرفت اور اس کے ذیلی اداروں کے لئے ریلیز اور خرچ شدہ رقم کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

S. No	Name of Department:	Fund Released	Expenditure	Expenditure %
1	Industries Department	Rs. 73,722,000/-	Rs. 37,368,629/-	50.68%
2	Directorate of Industries	Rs. 420,608,180/-	Rs. 198,311,886/-	47.14%
3	Printing & Stationery	Rs. 183,761,750/-	Rs. 112,639,923/-	61.29%
4	SIDB	Rs. 205,001,000/-	Rs. 205,001,000/-	100%
5	ERKP	Rs. 894,000,000/-	Rs. 261,000,000/-	26.52%
	Total	Rs. 1,777,092,930/	Rs. 814,321,438/-	

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ ہذا کو جاری شدہ رقوم کی مالیت اور منقضی رقم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

S. No	Name of Department	Fund Released during last 5 Years	Lapse Fund during last 5 Years	Reason of Fund Lapse
1.	Industries Department:	Rs. 425,675.000/	-----	-----
2.	Directorate of Industries	Rs. 1,742,329,000/	Rs. 9,568,000/Note : Fund lapse in 2019-20.	Due to completion of some projects

3.	Printing& Stationary	Rs. 983.966,000/	Rs.15284, 443/. Note: Fund lapse In 2017-18 & 2020-21.	Due to limitation of time
4.	SIDB	Rs.1600,876,000/	----	----
5.	ERKP	Rs.2757,000,000/	-----	----
6.	EZDMC	Rs.2219,643,000/	----	----
	Total	Rs. 9,726,489,000/	Rs. 24,852,443/	

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرے سوال کے (ج) کو اگر آپ دیکھیں، اس Lapsed funds کا ذکر نہیں کیا گیا اور میری جتنی معلومات ہیں، اس کے مطابق Fund lapsed ہوا ہے، لہذا انہوں نے Show ہی نہیں کیا تو اس لئے انہوں نے Reason بھی نہیں بتائی، تو میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ اس سوال کو کمیٹی میں جانا چاہیئے، باقی آپ دیکھیں کہ کیا ہو سکتا ہے؟

Mr. Speaker: Ji, Kareem Khan Sahib, please respond.

معاون خصوصی صنعت و حرفت: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ساری ڈیٹیل دی گئی ہے اور یہ (ج) میں جو ڈیٹیل ہے ان کے سامنے ہے، اگر پھر بھی کوئی ان کو مزید تفصیل چاہیئے تو میں ڈیٹیل دے دوں گا۔ اور ان کے کوسچن کے مطابق ساری ڈیٹیل موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: سر، یہ (ج) کو آپ دیکھیں نا، یہاں پہ فنڈ Lapsed ہوا ہے لیکن چونکہ یہاں پر Lapsed ہوا فنڈ Show نہیں کیا گیا جواب میں، تو لہذا اس کی Reason بھی نہیں بتائی گئی، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو میں وہیں پہ ان کو دے دیتی ہوں تفصیلات۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: یہ باقاعدہ ڈیٹیل دی گئی ہے Lapsed funding کی Reasons بھی دی ہیں کہ پراجیکٹس Complete نہیں ہوئے اس لئے اس کا وہ Lapsed جو ہوا ہے پچانوے لاکھ، Ninety five million اور پندرہ ملین دوسرے ہیں اور باقاعدہ اس کے Delay work کی وجہ سے Lapsed ہوئے ہیں Next year میں ہیں۔

جناب سپیکر: کیونکہ جواب تو Complete ہے۔
معاون خصوصی صنعت و حرفت: آپ دیکھ لیں۔
جناب سپیکر: جی، حمیرا خاتون صاحبہ۔
محترمہ حمیرا خاتون: (ج) میں آپ دیکھیں سپیکر صاحب، Lapsed fund during last five years اس کے نیچے خالی ہے خانہ، پھر Reasons of fund lapsed وہ بھی خالی ہے، ظاہر ہے کہ انہوں نے Show ہی نہیں کیا، وہ Lapsed fund تو ظاہر ہے کہ وہ Reasons تو پھر بتا نہیں سکتے تو Lapsed ہوا ہے، یہاں پہ تو Reason تب بتائی جائے گی جب یہ لوگ Lapsed fund تو Show کریں گے نا، تو Lapsed fund کا خانہ بھی خالی ہے اور Reason کا تو ظاہر ہے Automatically خالی ہے کہ وہ ان کا Lapsed کیا ہوا فنڈ Show ہی نہیں ہوا جبکہ فنڈ Lapsed ہوا ہے پچھلے، پانچ سالوں کا جو دیا گیا فنڈ ہے، لہذا اگر اس کو بھیج دیا جائے تو میری یہ ایک ریکویسٹ ہے، اگر منسٹر صاحب اس کو میرے خیال میں اتنا کوئی اس میں مسئلہ تو نہیں ہے، دیکھیں فنڈ آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں Lapsed ہوا ہے۔۔۔۔۔
معاون خصوصی صنعت و حرفت: سر، یہ تو بالکل۔۔۔۔۔
محترمہ حمیرا خاتون: لیکن یہاں پہ نہ آپ کا Lapsed ہوا فنڈ نظر آ رہا ہے اور نہ ظاہر ہے آپ اس کی Reason تو بتا نہیں سکتے، اس لئے کہ آپ لوگوں نے Lapsed کیا ہوا فنڈ Show نہیں کیا، یہاں پہ Show ہو گا تو آپ Reason بتائیں گے نا۔ یہ دیکھیں، بالکل سپیکر صاحب کے سامنے پڑا ہوا ہے، یہ جو Lapsed ہوا فنڈ کا خانہ ہے یہ بالکل نیچے خالی ہے۔
جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔
معاون خصوصی صنعت و حرفت: دیکھیں جی، انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کا ٹوٹل فنڈ دیا ہے جس میں کوئی چیز Lapsed نہیں ہوئی ہے۔ پھر ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کا ٹوٹل دیا ہے، پھر جو Amount lapsed ہوئی ہے اس کی Reason بھی دی گئی ہے، پھر پرنٹنگ پریس نے جو Lapsed ہوا ہے اس کی بھی Reason دی گئی ہے، SIDB میں جو ٹوٹل کوئی چیز Lapsed نہیں ہوئی ہے، ERKP، خیبر پختونخوا میں کوئی چیز Lapsed نہیں ہوئی، اکنامک زون میں کوئی چیز Lapsed نہیں ہوئی ہے،

تو یہ میرے ساتھ تو Clear ہے، اگر آپ کو مزید بھی کوئی وہ ہے تو آپ پلیز آئیں اور میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کے ساتھ بیٹھ کر اگر ڈسکس کر لیں۔

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت:</u> میڈم، کوئی Reason ہو تو۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> دیکھیں، یہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ جو ہے اس کے سامنے کی لائن کو آپ دیکھیں نا، اس میں نہیں Show ہوا ہوا، وہ نیچے، منسٹر صاحب بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں کہ وہ نیچے Show ہوا ہے لیکن جہاں پہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ ٹاپ پہ جو نمبر ون۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، وہاں تو Lapsed ہوا نہیں ہے نا، یہ آپ نے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> تو اس لئے میں کہہ رہی ہوں کہ Lapsed ہوا ہے لیکن انہوں نے Show نہیں کیا ہے نا، یہی تو میرا سوال ہے کہ اس میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کہتی ہیں کہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نمبر ون کی بات کر رہی ہیں کہ یہ فنڈ Lapsed ہوا ہے لیکن یہاں ڈیپارٹمنٹ نے Show نہیں کیا، آپ کا کیا Answer ہے اس پر؟

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت:</u> میڈم، آپ ٹوٹل دیکھ لیں، ٹوٹل تو Clear ہو جائے گا، پلیز یہ ٹوٹل دیکھ لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> کریم خان صاحب، آپ کیا کہتے ہیں فنڈ Lapsed ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے، انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا؟

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت:</u> سر، یہ ٹوٹل ہے جو انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کا ٹوٹل نیچے دیا گیا ہے کہ اتنے ریلیزز تھے، اس میں سے اتنے ٹوٹل Lapsed ہیں، ٹوٹل بھی دیا گیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اوپر جو 5 ,2 ,4، نمبر ون پہ جو فگر ہے۔

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت:</u> جی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ان ساروں کے ہیں، نیچے ٹوٹل ہے ان کے اوپر، یا یہ ڈیپارٹمنٹ کا ہے، دیکھیں یہ تو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا الگ ہے، ڈائریکٹوریٹ کا الگ ہے، پرنٹنگ اینڈ سٹیشنری الگ ہے، SIDB الگ

آئی ڈی پی، ای آر کے پی پوری ڈیٹیل، اب Next آپ کی دو جگہوں پہ Lapsed لکھا ہے، نمبر ٹو اور تھری کے اوپر۔

Special Assistant for Industries: Sir, 2, 3, 4, 5, 6, 7 and total amount.

جناب سپیکر: Satisfy کریں ناں، 2، 3 پھر Lapsed لکھ رہے ہیں، باقیوں پہ آپ نے Lapsed نہیں لکھا۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: مطلب ہے، نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: مطلب Directorate of Industries میں پیسے Lapsed ہوئے ہیں اور Printing and Stationary میں Lapsed ہوئے ہیں، یہ دو جگہوں پہ۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: جی جی۔

جناب سپیکر: باقی آپ نے لکھا ہے کہ کوئی پیسے Lapsed نہیں ہوئے ہیں، مطلب ہے Blank ہے وہ۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: جی، نہیں ہوا ہے سر، نہیں ہوئے ناں، ٹوٹل بھی، دونوں کا ٹوٹل دیا ہے ناجی۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: سر 2 اور 3 میں Lapsed ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: 2 اور 3 میں Lapsed ہے ناں، یہی کہتی ہیں کہ نمبر ون پہ Lapsed ہے اور یہاں Mention نہیں کیا گیا ہے، ان کا یہ کہنا ہے۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: سر، میں ان کو آفس میں ٹائم دے دوں گا، ڈیپارٹمنٹ میں۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ ۔۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں، میں سی ایم صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس میڈم، Lapsed amount ہے، آپ کے پاس، آپ کے پاس Lapsed amount ہے؟ نمبر ون کی۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں سی ایم صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ کمیٹیز آخر آپ لوگوں نے کیوں بنائی ہیں؟ جب آپ کے یہاں پہ ایسے جوابات آتے ہیں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اور ہم مطمئن نہیں ہو رہے ہیں تو ایک ممبر کو مطمئن کرانا تو منسٹر صاحب کا کام ہے، اگر وہ نہیں مطمئن تو وہ کمیٹی کو ریفر

کریں، وہ بھی آ جائیں گے اور ہم بھی چلے جائیں گے، مطمئن ہو جائیں گے، اس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہیں۔

<u>معاون خصوصی صنعت و حرفت</u>: سی ایم صاحب آئے ہیں تو اس کی خاطر ہے جی، بھیج دیتے ہیں، کوئی بات نہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay. Is this the desire of the House that the Question No. 14310 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The "Ayes" have it. Question No. 14310 is referred to the concerned Committee. Question No. 13891, Janab Sardar Hussain Babak Sahib.

* 13891 _ <u>جناب سردار حسین</u>: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ دو سالوں میں محکمہ نے کتنی گاڑیاں کون کونسے جرائم میں تحویل میں لی ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ گاڑیاں کہاں پر ہیں اور اس کی دیکھ بھال کون کر رہا ہے، گاڑیوں کی تعداد بمعہ ماڈل، اصل مالک، گاڑی کا نام اور ضلع بمعہ ویئر ہاؤس گیراج کا مقام اور اس کے انچارج کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب خلیق الرحمان (مشیر آبکاری و محاصل)</u>: مجریہ Khyber Pakhtunkhwa (Road checking, 'Seizure and Disposal of Motor Vehicles) Rule, 2015 پر غیر قانونی گاڑیوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

1۔ غلط رجسٹریشن سرٹیفکیٹ۔	2۔ مسخ شدہ یا غلط رجسٹریشن نمبر۔
3۔ چوری شدہ یا اغواء شدہ گاڑیاں۔	4۔ منشیات میں زیر استعمال گاڑیاں۔
5۔ غلط سپرداری کاغذات والی گاڑیاں۔	6۔ تخریب کاریوں میں زیر استعمال گاڑیاں۔

گزشتہ دو سالوں میں محکمہ نے مذکورہ قانون کے تحت تقریباً 612 گاڑیاں تحویل میں لی ہیں اور طریقہ کار کے مطابق یہ گاڑیاں ایکسائز ویئر ہاؤس میں کھڑی کی جاتی ہیں جہاں مذکورہ قانون کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور یہاں ان کی دیکھ بھال انچارج ویئر ہاؤس کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ چونکہ تحویل میں لی گئی گاڑیاں چوری شدہ ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے کاغذات Registration book وغیرہ نہیں

ہوتی، اس لئے ماڈل اور اصل مالک کا پتہ لگانا مشکل ہوتا ہے، نیز یہ گاڑیاں صوبے کے مختلف اضلاع سے تحویل میں لی جاتی ہیں، تاہم ان کو صوبائی ویئر ہاؤس میں ایک ہی جگہ کھڑا کیا جاتا ہے۔ انچارج ویئر ہاؤس کا نام "زاہد اقبال اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر پشاور ہے جبکہ ایڈریس یہ "صوبائی ویئر ہاؤس بمقام پشاور موٹروے ٹول پلازہ، نزد جناح ہسپتال پشاور"۔

مذکورہ 485 گاڑیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

دوسرے صوبوں کے کیسز، پراپرٹی گاڑیاں جو متعلقہ پولیس اسٹیشنز کے ذریعہ اصل مالکان کو حوالے کی گئیں۔ 17

پاکستان بیت المال کو دی گئی گاڑیاں۔ 4

کسٹم ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی گاڑیاں۔ 69

ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی گاڑیاں۔ 9

ویئر ہاؤس میں کھڑی گاڑیاں۔ 22

دوسرے تمام محکمہ جات کو دی گئی گاڑیاں۔ 53

مالکان کو چھوڑی گئی گاڑیاں جو صحیح نکلیں۔ 112

ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ گاڑیاں۔ 199

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرا کوسچن تھا کہ کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ گزشتہ دو سالوں میں محکمہ نے کتنی گاڑیاں کون کونسے جرائم میں تحویل میں لی ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ گاڑیاں کہاں پر ہیں اور اس کی دیکھ بھال کون کر رہا ہے، گاڑیوں کی تعداد بمعہ ماڈل، اصل مالک، گاڑی کا نام اور ضلع بمعہ ویئر ہاؤس گیراج کا مقام اور اس کے انچارج کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر، تفصیل انہوں نے مجھے فراہم کی ہے، منسٹر صاحب اگر جواب دیں تو میں اس پہ تھوڑی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی خلیق صاحب، آنریبل منسٹر، جی کنڈی صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب احمد کنڈی: تھینک یو سر، میں نے ایکسائز ایڈوائزر صاحب سے یہ پوچھنا ہے، ایکسائز ڈیپارٹمنٹ خیبر پختونخوا کنٹونمنٹ بورڈ سے Mutation کے حوالے سے یا Real estates میں جو Transaction ہوتی ہے، اس کے حوالے سے باقاعدہ ایک ٹیکس ہے وہ Collect کرتا ہے باقاعدہ، اس

میں پراونشل گورنمنٹ کو وہ پیسے جمع ہوتے ہیں لیکن پانچ سالوں سے نہیں کر رہا ہے، کیا ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کیوں نہیں کر رہے، کنٹونمنٹ بورڈ سے وہ ٹیکسز کیوں Collect نہیں ہو رہے ؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: ویسے یہ Fresh Question بنتا ہے لیکن منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب خلیق الرحمان (مشیر آبکاری و محاصل): سپیکر صاحب، بابک صاحب کا کوسچن جو آیا ہے اس کا تو بڑا تفصیلاً ہم نے جواب دیا ہے۔ اب ان کو اگر اسی میں کچھ پوچھنا ہے تو وہ ہم اس کا پھر جواب دیں گے۔ میرے خیال میں جس طرح ہم نے جواب دیا ہے، بڑی تفصیل سے ان کو یہ ہم نے سارا جواب دیا ہوا ہے اور ہمارے جو ایم پی اے صاحب نے ایک کوسچن کیا ہے Regarding Cantonment Board چونکہ وہ ہماری Jurisdiction میں ہی نہیں آتا تو اس میں تو ہم ٹیکس نہیں Collect کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔ جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش یہ ہے، یہ باقاعدہ ہماری Jurisdiction میں آتا ہے کنٹونمنٹ بورڈ، جتنی بھی Real Estate Properties کی Transaction کریں، یہ خیر ہے چیک کر لیں، اگر ان کے پاس معلومات نہیں ہیں تو میرے پاس ہیں معلومات، میں ان کو Provide کر سکتا ہوں۔ یہ صوبے کے مفاد کی بات ہے، Kindly یہ چیک کر لیں کنٹونمنٹ بورڈ سے جتنی بھی Real Estate میں Collection ہوتی ہے، اس کی خصوصی Percentage ہے جو وہ KP government کی Excise and Taxation department کو جمع کرے گی، Kindly اس کے اوپر یہ ذرا تھوڑی توجہ دیں۔

جناب سپیکر: .Okay جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب منسٹر صاحب نے مجھے جواب لکھ کے ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے، لیکن ڈیپارٹمنٹ نے چھپایا ہے، گاڑیوں کو چھپایا ہے، میری تو ریکویسٹ ہوگی کہ اس کوسچن کو ریفر کیا جائے کمیٹی میں، ڈیپارٹمنٹ نے گاڑیاں چھپائی ہیں، جن جن کے پاس ہیں، نام نہیں لکھے ہیں، نام لکھنے چاہیئے تھے، آپ خود دیکھیں جواب کو، یعنی آپ لوگ لکھتے ہیں کہ پاکستان بیت المال کو اتنی گاڑیاں دی ہیں، کسٹم ڈیپارٹمنٹ کو اتنی گاڑیاں دی ہیں، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو اتنی گاڑیاں دی ہیں، ویئر ہاؤس میں کھڑی گاڑیاں ان کی بھی تعداد دی ہے، دوسرے تمام محکمہ جات کو، اب اسمبلی جب پوچھتی ہے تو ڈیپارٹمنٹ کو اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ وہ کم از کم ڈیپارٹمنٹ کا نام لکھے۔ سیکنڈ جناب سپیکر،

نیچے آپ دیکھیں ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ گاڑیاں، اب اس کا کیا مطلب ہے؟ اوپر لکھتے ہیں کہ ویئر ہاؤس میں کھڑی گاڑیاں، نیچے لکھتے ہیں کہ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ گاڑیاں، تو ویئر ہاؤس میں گاڑیاں کھڑی ہونی چاہئیں، اب یہ جو گاڑیاں ہیں یہ کہاں پہ کھڑی ہیں؟ لیکن میری ریکویسٹ ہے بجائے اس کے کہ ہم نام لے لیں، ضروری نہیں ہے، ریفر ہو جائے تو اچھی بات ہے، آپ کے علم میں بھی نہیں ہو گا تو آپ کے علم آ جائے گا، میں بھی تو یہ ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی آبکاری و محاصل: ٹھیک ہے جی، اگر یہ چاہتے ہیں کہ Defer کر کے ہم دوبارہ الگ سے دوبارہ جواب لے آئیں تو ہم آ جائیں گے جی اور ان سے بھی ذرا Consultation کر لیں گے، یہ کس طرح کا جواب مانگ رہے ہیں؟ اسی طرح کا جواب۔

جناب سپیکر: تو Defer کر دیں۔

معاون خصوصی آبکاری و محاصل: ٹھیک ہے جی، Defer کر دیں جی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، Defer کر دیں جی۔

جناب سردار حسین: میں نے تو ریکویسٹ کی تھی کہ کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب سردار حسین: کمیٹی کو۔

معاون خصوصی آبکاری و محاصل: نہیں، کمیٹی کے لئے تو میرے خیال میں، اگر Defer کر دیں اور ان سے ہم بیٹھ کر پوچھ لیں گے، اگر مجھے بھی کچھ معلومات نہ ہوئیں تو وہ بھی پتہ چل جائے گا۔ میرے خیال میں کمیٹی کے لئے تو یہ بنتا نہیں ہے، کوئسچن۔

جناب سردار حسین: خیر ہے، خیر ہے، میں آسان کرتا ہوں، میرے کہنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے اور میں نے تو ریکویسٹ کی ہے اور میرے خیال میں منسٹر صاحب کو سمجھنا چاہیئے تھا ریفر ہو جائے، کمیٹی میں ہم ادھر بیٹھ جائیں گے تو آپ کے علم میں بھی معلومات آ جائیں گی جی۔

معاون خصوصی آبکاری و محاصل: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے، کر دیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Okay. Is this the desire of the House that the Question No. 13891 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Question No. 13891 is referred to the concerned Committee. Question No. 14073, Inayatullah, Sahib, lapsed. Question No. 13983, Sirajuddin Sahib, Lapsed.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی، کوئسچن ہی نہیں ہے تو سپلیمنٹری کس بات کا آئے گا؟ کوئسچن نمبر 14013، فیصل زیب صاحب، Lapsed. سوال نمبر 14072، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 14072 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر جنگلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ علاقہ اضاخیل ترکئی پشاور میں بلین ٹریز سونامی پراجیکٹ لگایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ پراجیکٹ کی نگرانی کے لئے کتنے سرکاری ملازمین کام کر رہے ہیں؛

(ii) مذکورہ پراجیکٹ کے لئے کتنے پرائیویٹ لوگ یعنی چوکیدار اور مزدور وغیرہ رکھے گئے ہیں، پرائیویٹ مزدوروں اور چوکیداروں کو ماہوار کتنا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے، ان کی تفصیل بمعہ تحریری دستاویزات، رسیدات فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ پراجیکٹ میں تاحال کتنے پودے / درختان کامیاب ہیں، ان کی ساخت کتنی ہے؛

(iv) مذکورہ پراجیکٹ میں ان کی آبپاشی کس ذریعے سے کی جاتی ہے اور ان پر روزمزہ خرچہ کتنا آتا ہے، ان کی تفصیل بمعہ مصدقہ تحریری دستاویزات، رسیدات فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات وجنگلات وجنگلی حیات) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ پراجیکٹ کی نگرانی کے لئے ایک سرکاری ملازم (فارسٹ گارڈ) کام کر رہا ہے۔

(ii) مذکورہ پراجیکٹ کے لئے پرائیویٹ چوکیدار رکھے گئے ہیں، پرائیویٹ چوکیداروں کو بحساب 500 روپے فی یومیہ اجرت ادا کی گئی ہے۔ جولائی 2021 تا جنوری 2022 پندرہ چوکیداران رکھے گئے ہیں۔ (ادائیگی کرنے کے سرٹیفکیٹ کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

(iii) مذکورہ پراجیکٹ کے تحت اضاخیل ترک، پشاور فیز ٹو اور تھری کے تحت 1375 ہیکٹر رقبہ پر کیکر، پھلائی، بیر، شیشم اور لاچی 1478125 عدد پودہ جات لگائے گئے ہیں جن کی کامیابی تقریباً اٹھاون (58) فیصد ہے۔

(iv) واٹر ٹینک، واٹر ٹینکر، رین واٹر ہارویسٹنگ اور مزدوروں کے ذریعے پودوں کو انفرادی طور پر پانی دیا جاتا ہے لیکن جولائی 2020 کے بعد پلانٹیشن مذکورہ کے لئے متعلقہ پی سی ون میں پانی کی منظوری یا اجازت نہ ہونے کی وجہ سے پانی نہیں دیا گیا ہے اور پودوں کو پانی کی ضرورت بارش کے پانی سے پوری ہوتی ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ:</u> جناب سپیکر صاحب، مہربانی یہ ہے کو ئسچن میں Para II کی طرف ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، مذکورہ پراجیکٹ کے لئے پرائیویٹ لوگ یعنی چوکیدار اور مزدور وغیرہ رکھے گئے ہیں، پرائیویٹ مزدوروں اور چوکیداروں کو ماہوار کتنا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے، اس کی تفصیل بمعہ تحریری دستاویزات رسیدات فراہم کی جائے؟ سر، اس کو آپ نوٹ فرمائیں، جواب میں یہ لکھ رہے ہیں، مذکورہ پراجیکٹ کے لئے پرائیویٹ چوکیدار رکھے گئے ہیں، پرائیویٹ چوکیداروں کو بحساب پانچ سو روپیہ یومیہ اجرت ادا کی گئی ہے، جولائی 2021 تا جنوری 2022 پندرہ چوکیداران رکھے گئے ہیں جن کو ادائیگی کرنے کا سرٹیفکیٹ لف ہے۔ سر، یہ آپ سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں، ساتھ یہ انہوں نے جو سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے اس میں 7 جولائی، 2021 سے جنوری 2022 کی Amount جو یہ بتا رہے ہیں 75 ہزار یہ تمام پچھتر پچھتر ہزار ہے، آخر میں اکیاون (51) ہزار ہے، یہ میں پوچھنا چاہتا ہوں یہ کس حساب سے یہ دے چکے ہیں؟ اگر ہم یومیہ کا حساب لگائیں پانچ سو Per day تو پانچ سو کو پندرہ میں ضرب دے دیں آپ تو، وہ تو سات ہزار پانچ سو بنتے ہیں اور اگر آپ پھر Multiplied by thirty days، تو پھر یہ تو دو لاکھ سے Above آتے ہیں، تو یہ کس حساب سے؟ دوسرا، جو انہوں نے دوسرا سیکنڈ سرٹیفکیٹ لگایا ہے تو سر، یہ اس میں آپ نوٹ فرمائیں، جولائی سے یہ جنوری تک ہے، اس میں ایک لاکھ پچاس ہزار، تو یہ کس حساب سے آپ ایک سرٹیفکیٹ میں پچھتر ہزار Show کرتے ہیں پندرہ چوکیداروں کو، Per daily wage جو ہے نا وہ پانچ سو روپے ہے، پھر دوسرے کو آپ اسی کے مطابق، اسی پیریڈ کے مطابق وہی پندرہ چوکیدار ہیں، ان کو آپ ایک لاکھ پچاس ہزار دیتے ہیں، تو یہ کس حساب سے؟ کیونکہ جب میں نے اس کی Calculation کر لی پندرہ چوکیدار ہیں، فی یوم ان کو پانچ سو تو Fifteen multiplied by five hundred تو وہ آتا ہے، تقریباً سات ہزار پانچ سو وہ آتے ہیں، تو یہ کس حساب سے؟ دوسری بات یہ سر، سیکنڈ آپ ملاحظہ فرمائیں، آخر میں یہ کہہ رہے ہیں، تھرڈ مذکورہ پراجیکٹ میں تاحال کتنے پودے درختان کامیاب ہیں، ان کی ساخت کتنی ہے؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ایک ہزار تین سو پچیس ایکڑ رقبے پر کیکر

وغیرہ، توآپ اندازہ لگائیں کہ ایک ہزار تین سو بچپتر ایکڑ کو کس طرح یہ کنٹرول کر رہے ہیں؟اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کے لئے ایک فارسٹ گارڈ رکھا ہے اور یہ اتنے ہم نے پندرہ چوکیدار، پھر چار والے کا یہ جواب دے رہے ہیں، مذکورہ پراجیکٹ میں ان کی آبپاشی کس ذریعے سے کی جاتی ہے اور ان پر روزمرہ خرچ کتنا آتا ہے،ان تفصیل بمعہ مصدقہ تحریری دستاویزات ور سیدات فراہم کی جائے؟ جواب واٹر ٹینک، واٹر ٹینکر، رین واٹر ہارویسٹنگ اور مزدوروں کے ذریعے پودوں کو انفرادی طور پر پانی دیا جاتا تھا لیکن جولائی 2020 کے بعد پلانٹیشن مذکورہ کے لئے متعلقہ پی سی ون میں پانی کی منظوری یا اجازت نہ ہونے کی وجہ سے پانی نہیں دیا گیااور پودوں کو پانی کی ضرورت بارش کے پانی سے پوری ہوتی ہے، توآپ یہ اندازہ لگائیں، نہ مجھے تو یہ پتہ ہے کہ آپ نے جو واٹر ٹینک استعمال کیا ہے، آیا یہ پرائیویٹ تھا یا سرکاری تھااور یہ پانی آپ کہاں سے لاتے ہیں اور ان کا کتنا اس کے اوپر خرچ آگیااور انفرادی کیا؟ اور باقی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اس کے بعد، کیونکہ پی سی ون میں ان کے لئے کوئی Provision نہیں رکھی گئی تھی تو ہم نے اس کو اللہ کے واسطے چھوڑ دیا ہے، تو یہ دو بہت Important questions تھے میرے، ان کا مجھے جواب دے دیں Otherwise اگر موجودہ حکومت شفافیت پہ یقین رکھتی ہے تو پھر چاہیئے یہ تھا کہ اس کوسچن کو آپ کمیٹی متعلقہ کو ریفر کر لیں تاکہ وہاں پر اس کی چھان بین کر لیں کہ واقعی، کیونکہ یہ رسیدات نہیں ہیں، میں نے ان سے رسیدات مانگی ہیں کہ آپ مجھے، کیا پتہ ہے کہ وہ کس چوکیدار کو انہوں نے پیسے دیئے ہیں، چوکیدار کا نام کیا ہے، کہاں کے رہنے والے ہیں، کہ ریکارڈ پر ہیں یا نہیں ہیں؟ان کے شناختی کارڈز یہاں پر نہیں ہیں، کیا پتہ چلتا ہے پندرہ میں Admit کرتا ہوں لیکن پندرہ وہ کون بندے ہیں؟ان کے نام وغیرہ ہیں یا انہوں نے Receive کئے ہیں، کیونکہ میرے کوسچن کا مقصد یہ ہے کہ Embezzlement ہوئی ہے،اس میں Deforestation ہوئی ہے،اس میں بہت سے وہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اختیار ولی صاحب، پھر آپ کر لیں۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: تھینک یو، آنریبل سپیکر۔ سپیکر صاحب، یہ جو بلین ٹریز ہے، اس پہ بہت زیادہ کالمز بھی لکھے جا چکے ہیں، اس کی جو متنازعہ حیثیت ہے وہ بھی روز زیر گردش رہتی ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Supplementary, please.

<u>جناب اختیار ولی</u>: میں سپلیمنٹری ہی کر رہا ہوں سر، اگر آپ اجازت دیں گے، بولنے دیں تو میں بولوں گا۔ یہ کیوں نہ کہ اس پہ یہ کوسچن اٹھتا ہے کہ یہاں پہ فلاں سائٹ پہ یہ درخت ہے کہ نہیں ہے، وہاں پہ ہے کہ نہیں ہے؟ تو اس کی حیثیت متنازعہ ہوتی جا رہی ہے روز بروز، تو Why not اس پہ ایک کمیٹی بنائی

جائے، سپیشل کمیٹی اس ہاؤس کی کہ بلین ٹریز کے تمام جتنے درخت ہیں، جتنی سائٹس ہیں، ان کو وزٹ کیا جائے کیونکہ اکثر اوقات سننے میں آتا ہے، کچھ ابھی چھوٹے چھوٹے درخت ہیں، کچھ کو بکریاں کھا گئیں، کچھ اگے نہیں ہیں لیکن ان کے جو چوکیدار لگے ہوئے ہیں، مالی لگے ہوئے ہیں، ان کو تنخواہ ابھی تک مل رہی ہے تو ایسی سائٹس کو بند ہونا چاہیئے، میرے خیال میں A committee should be constituted to visit the places and sites اور اس کو Inquire کرنا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: دو سپلیمنٹری کریں بس، ایک انہوں نے کر دیا ہے، ایک آپ کر لیں۔ چلیں جی، نثار خان اپنا، میڈم، کھولیں نا جی ان کا مائیک، نعیمہ کشور کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب، میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ درخت لگانے کے لئے مرکز Matching grant دیتی ہے تو اس بلین ٹریز سونامی جو پراجیکٹ ہے، اس کے لئے کتنے فنڈز مرکز نے دیئے ہیں اور کتنی Matching grant صوبے نے Provide کی ہے؟ یہ جواب ہمیں دیں سر۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for Law, to respond, please.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، پہلے تو میڈم کا سوال اس طرح ہے کہ وہ میرے خیال میں Fresh Question بنتا ہے، اس سے اس کا تعلق نہیں، تو میں جواب نہیں دے سکوں گا ان کے سوال کا۔ خوشدل خان صاحب نے سر، جو بات کی ہے، سر، یہ جو پچھتر ہزار روپے والی ہے سر، یہ دو Sets of land ہیں، ایک ہے متنی اضاخیل اور دوسری ایک اور جگہ پہ لینڈ ہے سر، ایک جگہ پہ دس ملازمین ہیں، ایک جگہ پہ پانچ ہیں، پندرہ لوگ ہیں سر، ٹوٹل، لیکن دو Sets of land ہیں، ایک جگہ پہ جو آپ کہہ رہے ہیں ایک ہزار دس کا جو ہیکٹر کا علاقہ ہے، اس کے لئے دس ملازمین رکھے گئے ہیں، یہ نمبر دو پہ سر، جو دوسرا Page ہے، آپ کو سر، میں Explain کر دیتا ہوں سر۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پھر یہ اس کے جواب میں لکھ رہے ہیں کہ ہم مزدور کو فی مزدور کو فی یومیہ پانچ سو روپے دیتے ہیں، ہمارے پاس پندرہ چوکیدار ہیں تو Fifteen multiplied by five hundred equal to seventy five thousand. اب یہاں پر پچھتر ہزار کہاں سے آ گئے؟ دوسری رسید میں جو لکھا ہے، ایک لاکھ پچھتر ہزار۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ جواب دے رہے ہیں جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، اگر آپ یہ دیکھیں تو پہلے لکھا ہوا ہے، ایریا کا نام لکھا ہوا ہے، اس کے بعد لکھا ہوا 365، یہ 365 ہیکٹر ہے، 365 کے لئے انہوں نے پانچ ملازمین رکھے ہوئے ہیں، چوکیدار ہیں سر، آپ کو میں بتا رہا

ہوں نا سر، پانچ رکھے ہوئے ہیں، پانچ، فی کس پندرہ ہزار تنخواہ کے مطابق Seventy five thousand rupees per month بنتے ہیں۔ یہ سر، اس کے آگے جو کالم ہے، وہ مہینے کا ہے، ساتویں مہینے کا ہے 2021 کا، تو اس میں پچھتر ہزار روپے پانچ آدمیوں کو پندرہ ہزار روپے کے حساب سے پچھتر ہزار روپے مہینے کے بنتے ہیں، سر، یہ پانچ بندوں کا Breakup دیا گیا ہے۔ اس کے بعد سر، یہ جو دوسرا Page ہے جس میں پہلا کالم ہے، اس پہ جگہ کا نام لکھا ہے، دوسرے کالم میں ہیکٹر لکھا ہوا ہے، ایک ہزار دس ہیکٹر ہیں اور اس کے بعد سر، مہینہ لکھا ہوا ہے اور اس کے بعد پندرہ، ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ لکھا ہوا ہے، یہ دس ملازمین کی تنخواہ ہے مہینے کی، تو اس وجہ سے یہ آپ کو سر، میرے خیال میں میں Explain کر سکا ہوں، .You got the point, Sir سر، یہ اب اس کو کس طریقے سے Explain کر سکوں؟

<u>جناب سپیکر</u>: میرے خیال میں خوشدل خان صاحب، اس کو Defer کر لیں تاکہ Minister concerned آجائیں، وہ خود جواب دے دیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: ٹھیک ہے، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو Defer کر دیتے ہیں، Defer کر لیں

Question No. 14072 is deferred. Next Question.

خود Minister concerned جواب دیں گے اس کا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

14073 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے اندر ایسے اضلاع موجود ہیں جہاں ابھی تک Settlement نہیں ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان اضلاع کے نام فراہم کئے جائیں، نیز کیا حکومت ان اضلاع میں Settlement کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تاج محمد (معاون خصوصی مال واملاک)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) وہ اضلاع جہاں ابھی تک بندوبست Settlement نہیں ہوا، درج ذیل ہیں۔

1۔ملاکنڈ۔ 2۔دیرلوئر۔ 3۔دیراپر۔ 4۔تورغر۔
5۔کوہستان۔ 6۔کوہستان لوئر۔ 7۔کولائی پالس 8۔باجوڑ۔
9۔مہمند۔ 10۔خیبر۔ 11۔اورکزئی۔ 12۔کرم۔
13۔شمالی وزیرستان 14۔جنوبی وزیرستان۔

جبکہ ضلع چترال اپر اور چترال لوئر میں بندوبست تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

ضلع ملاکنڈ میں سال 2019 میں بندوبست شروع ہو چکا ہے۔

اس کے علاوہ ضلع دیر لوئر، دیر اپر اور تحصیل کالام، ضلع سوات میں GIS Based بندوبست Settlement منظور ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ضم شدہ اضلاع کی سات تحصیلوں میں بھی GIS بندوبست Settlement شروع ہو چکا ہے جبکہ باقی ماندہ اضلاع میں بھی محکمہ مال بندوبست Settlement شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ (دو عدد ہاتھ کی لکھی ہوئی رسیدیں سوال کے ساتھ منسلک ہیں۔ (تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی)۔

Brief detail of Assembly Question No. 13983

Industries Department	Woman Quota		Disabled Quota		Minority Quota		Total	
	Filled	Vacant	Filled	Vacant	Filled	Vacant	Filled	Vacant
	19	44	10	16	24	64	53	124

13983 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیز ان خالی پوسٹوں پر تقرریوں کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیز بھرتیوں سے متعلق اپنائے گئے طریقہ کار کی وضاحت کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): محکمہ صنعت کے زیر انتظام مختلف ذیلی اداروں کے جو اقدامات اٹھائے گئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔سمال انڈسٹریز ڈیویلپمنٹ بورڈ۔Small Industries Development Board

خیبر پختونخوا سمال انڈسٹریز ڈیویلپمنٹ بورڈ اقلیتوں، معذوروں، اور خواتین کوٹہ کے تحت خالی پوسٹوں پر بھرتی کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

14013 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر برائے ایکسائز و ٹیکسیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع شانگلہ میں 2016 سے 2020 تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد، کس قانون، کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈز، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈرز، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز 2020 سے 2021 میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر آبکاری و محاصل): (الف) نہیں ایکسائز و ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ میں 2016 سے 2020 تک تمام بھرتیاں زونل کوٹہ کے تحت بذریعہ ETEA کی گئی ہیں۔

(ب) جس طرح اوپر وضاحت کی گئی ہے، تمام بھرتیاں زونل کوٹہ کے تحت کی گئی ہیں، اس لئے ضلع شانگلہ کے لئے کوئی علیحدہ طریقہ کار نہیں اپنایا گیا ہے، بلکہ بھرتی شدہ امیدواران (APT Rules 1989) اور ایکسائز سروس رولز 2018 کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں۔ جہاں تک 2020-21 میں بھرتیوں کا تعلق ہے، یہ تمام بھرتیاں زونل کوٹہ کے تحت کی گئی ہیں۔

اس کے علاوہ کمپیوٹر آپریٹر کی چودہ (14) آسامیاں، اسسٹنٹ سب انسپکٹر کی بائیس (22) آسامیاں، کانسٹیبل کی (70) آسامیاں اور وائرلیس آپریٹر کی انیس (19) اسامیوں کی بھرتیاں بھی زونل کوٹہ کے تحت کی جاری ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: جناب سردار خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ آسیہ صالح خٹک صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ سید محمد اشتیاق صاحب، منسٹر آج کے لئے؛ حافظ عصام الدین صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب شفیق شیر آفریدی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے آج کے

لئے؛جناب منور خان صاحب،ایم پی اے آج کے لئے؛جناب آغاز اکرام گنڈاپور صاحب،ایم پی اے آج کے لئے؛جناب اکبر ایوب خان صاحب،ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Sobia Shahid Sahiba, MPA, to please move her call attention notice No. 2256, in the House.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ پشاور محکمہ صحت میں IMU کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جس کے بھرتی شدہ سٹاف کو سروس سٹرکچر ابھی تک نہیں دیا گیا اور مزید یہ کہ IMU کے سربراہ ایک ڈاکٹر ہیں اور IMU سٹاف کی جانب سے پیش شدہ رپورٹ میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈکس سٹاف کی ڈیوٹی اور غیر حاضری ریکارڈ ہوتی ہے جبکہ مذکورہ سربراہ ڈاکٹر ہونے کے ناطے ان کے خلاف نہ کوئی قانونی کارروائی عمل میں خود لاتے ہیں اور نہ ہی مجاز اتھارٹی کو کوئی سفارشات بھیجتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ہیلتھ منسٹر صاحب، جی۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): جناب سپیکر، میرے خیال میں دو سوال ہیں یہاں پہ، ایک یہ کہ IMU کا سروس سٹرکچر، اس پہ میں آتا ہوں۔ جو دوسرا سوال ہے، وہ ہے کہ آئی ایم یو کا سربراہ ڈاکٹر ہے۔ جناب سپیکر، میری ذاتی Belief ہے، وہ یہ کہ حالانکہ بہت سی پوزیشنز ایسی ہیں جہاں پہ ہمیں ایک Specific cadre وہ Reserve نہیں کرنا چاہیئے، IMU کا، اگر آپ وہ سوچ رکھیں تو IMU کا Head ڈاکٹر بھی ہو سکتا ہے اور 'نان ڈاکٹر' بھی ہو سکتا ہے لیکن جو IMU کے فی الحال Head ہیں، ڈاکٹر اعجاز، ان کو چنا ہی اس لئے ہے کہ میرے خیال میں پچھلے چند سالوں میں بہترین IMU heads میں سے ہے اور زیادہ Pro activity, responsibility اپنے کام کو بڑا Seriously لیتے ہیں، جب سے وہ آئے ہیں IMU نے اپنی جو Inspections ہیں وہ صرف Primary facilities میں نہیں ہمارے سیکنڈری ہاسپٹلز میں بھی شروع کی ہیں، اپنی انسپکشن کا Scope بھی وسیع کیا ہے، باقی جہاں پہ ایکشن لینے کا جو معاملہ ہے IMU کی رپورٹس پہ، وہ IMU کی

ہے۔اس میں جو ایک Responsibility ڈیپارٹمنٹ کی Responsibility نہیں ہے، وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی
جگہ جہاں پہ Improvement آ سکتی ہے وہ یہ ہے کہ جہاں پہ ڈاکٹر غیر حاضر ہوتا ہے، ان کی ایک دن
کی تنخواہ کٹتی ہے۔ اب آپ کو پتہ ہے کہ وہ ایک دن کی تنخواہ کوئی اس ٹائپ کی Punishment نہیں
ہے کہ اس سے لوگ اپنا Behavior change کریں، وہ میں نے Already ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت
دی ہے کہ اس سزا کو زیادہ سخت کرے کیونکہ جو بھی سول سرونٹ ہے وہ جہاں بھی کام کرتا ہے، وہ تنخواہ لیتا
ہے کام کرنے کے لئے، حاضری کے لئے، تو ان شاء اللہ وہ ہو رہا ہے لیکن میں آپ کو یہ کہہ سکتا ہوں کہ
جس طریقے سے ابھی IMU کی رپورٹس ہر مہینے Review ہوتی ہیں، وہ صرف ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ
نہیں، ہیلتھ سیکرٹری نہیں، میں خود ہیلتھ سیکرٹری کے ساتھ ہر مہینے تمام Indicators پہ ہم
Review کرتے ہیں اور اس کی Basis پہ ہم پالیسی ایکشن لیتے ہیں، مثال کے طور پہ جیسے ہم نے
Recently جو کچھ Rules changes کئے ہیں، وہ اسی لئے کئے ہیں کہ ہم نے یہ دیکھا IMU
کی رپورٹس دیکھی ہیں اور اس کے بعد یہ دیکھا کہ ہم چاہتے تھے کہ ہم ہر ڈسٹرکٹ میں اور ہر ہاسپیٹل میں
بہترین MS یا بہترین DHO ڈال سکیں اور اپنے Pool بڑھانا چاہتے تھے۔ جناب سپیکر، جو
دوسری چیز ہے سروس سٹرکچر دینے کے لئے تو Already ان کو Instruct کیا ہے، ڈاکٹر اعجاز کو کہ
وہ سروس سٹرکچر پہ بھی کام کریں اور Already ہم نے ایجوکیشن کیا ہے IMU کے لئے ایک
Performance incentives program approve کرایا ہے، کیبنٹ نے اور چیف منسٹر
صاحب نے Approve کیا تھا جس کے تحت IMU کو Performance کی Basis پہ ان کی
تنخواہ، ویسے الاؤنسز ملنے کی بجائے ان کی Performance کی Basis پہ الاؤنس ملتا ہے، تو یہی
Instruction جو ہے وہ ہیلتھ کے IMU کو بھی دی ہے کہ اسی طرز پہ ایک سمری لے آئے جو کہ
پہلے ڈیپارٹمنٹ کے Through اور اس کے بعد کیبنٹ چلی جائے، IMU ایک ایسا ادارہ ہے جو
میرے خیال میں بڑا اچھا کام کرتا ہے تک وہ اسی ٹائپ کا Response دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ سردار خان صاحب۔
Sardar Khan, MPA, to please move his call attention No. 2284, in the House. Not around.

خیبر پختونخوا انفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ سیس بل مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 8. 'Introduction of Bill'. The Minister for Finance, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa,

Infrastructure Development Cess Bill, 2022, in the House. Minister for Finance, please.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker, I would like to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Infrastructure Development Cess Bill, 2022, in the House.

Mr. Speaker: It stands Introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخواوفاق کے زیرانتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. Introduction of Bill. The Minister for Parliamentary Affairs, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Erstwhile Federally Administrated Tribal Area Bill, 2022, in the House. Shaukat Yusafzai, Sahib.

Mr. Shaukat Ali Yusafzai (Minister for Labour & Parliamentary Affairs): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honorable Chief Minister, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services in Erstwhile Federally Administrated Tribal Area Bill, 2022, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، آگے ڈیبیٹ پہ بات کریں نا، آج تو Introduction ہوئی ہے، وہ اس وقت جب آئے گا آگے اس کی Passage stage تو اس میں ڈیبیٹ کریں نا، اس وقت۔ اچھا،

The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Erstwhile federally…

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخواوفاق کے زیرانتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Erstwhile Federally Administrated Tribal Area Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Minister for Labour& Parliamentary Affairs): Mr. Speaker Sir, on behalf of honorable Chief Minister, I move that the Khyber Pakhtunkhwa Regularization of Services in Erstwhile Federally Administrated Tribal Area Bill, 2022, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Erstwhile Federally Administrated Tribal Area Bill, 2022 may taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

ہاں جی،اب کسی نے بات کرنی ہے اس پر، جی نثار مہمند خان۔

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، دا بل چې کوم د فاټا په لسم نمبر باندې دے د دې په حواله صرف مونږه تاسو نه غوښتنه کوؤ او سی ایم صاحب هم ناست دے چې دا کوم پراجیکټ Regular کیږی، دا خو ټهیک ده، ښه ده چې اوشی خو دا کوم چې پاتې کیږی د دې دپاره یو Time frame پکار دے، څنګه چې دې کمیټۍ کښې مخکښې فیصله شوې وه چې دا هغه خلق ځکه چې خصوصاً بیکس چې دی نو زمونږه دے سره 53 ہزار ماشومان متاثره کیږی چې د هغوی او نه شی ټی ایم یو چې کوم لیکچررز دی، داسې زمونږه د ایجوکیشن شپږ دی تقریباً او داسې نور ټول پاتې کیږی نو دا پاتې کیدل پکار نه ده چې دا پاتې شی، پکار وه چې دا مخکښې اوس دې سره شوی وے خو که نه وی راغلے نو مهربانی اوکړئ د دې دپاره یو Time frame پکار دے، کمیټۍ ته چې ورکړئ چې یره په دې ټائم کښې دا راشی۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، آپ نے ہاتھ اٹھایا تھا، آپ دوسرے ایشو پہ کرنا چاہتے ہیں،.Okay نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب،اس پہ تو کمیٹی ہماری بنی تھی، کمیٹی میں ہماری منسٹر صاحب کے ساتھ تو Commitment ہوئی تھی، انہوں نے Time frame دیا تھا کہ Sixty days میں ہم کریں گے اور تیس دن میں ہم اسمبلی میں بھی لائیں گے لیکن سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، سی ایم صاحب نے جب سپیچ کی تھی بجٹ کے دوران تو انہوں نے کہا تھا کہ ایکس فاٹا کے جتنے بھی پراجیکٹس ہیں، میں تمام کو Permanent کرنے کا اعلان کرتا ہوں لیکن اب ہمیں جو مل رہا ہے وہ اس میں یہ ہے کہ Perpetual اور Non perpetual، Non perpetual کو یہ نہیں کر رہے تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ جو Non perpetual ہیں، میں تو اگر کہوں کہ وہ تو صرف ہم خدا کو کہہ سکتے ہیں کہ

وہ ایک Permanent وہ نہیں ہیں، تو میرے خیال میں وہ Non perpetual کو بھی اگر آپ لے لیں کیونکہ بار باران کے وفود آتے ہیں، مختلف پارلیمانی لیڈرز سے مل رہے ہیں تو سی ایم صاحب کو ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے، ایک اچھا Process ہے، کیمٹی میں بھی ہم سے Commitment ہوئی ہے کہ چونکہ اس کا Process مکمل نہیں ہوا جو باقی 23 پراجیکٹس ہیں تو ان کو بھی وہ کر رہے ہیں، تو حکومت کا وہ نظر آ رہا ہے وہ کر رہے، وہ اس کا لے رہے ہیں، تو انہوں نے یہ بھی Commitment-----

<u>جناب سپیکر</u>: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: لیکن جو Non perpetual کا میرا ہے، میں صرف اس پہ وہ لے رہی ہوں کہ جو Non perpetual کا ہے وہ بھی لے لیں کیونکہ سی ایم صاحب نے جب اعلان کیا تھا تو اس میں یہ اعلان کیا تھا کہ میں تمام کو کر رہا ہوں، تو اب تمام ڈیمانڈ کر رہے ہیں، تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو بھی کر لیں۔ تھینک یو، جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ، جی آنریبل چیف منسٹر صاحب۔

(تالیاں)

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ)</u>: شکریہ جناب سپیکر، بالکل میں نے وعدہ کیا تھا کہ ایکس فاٹا کے جتنے بھی ملازمین ہیں، ان کو ہم Permanent کریں گے، تقریباً کوئی چار ہزار سے اوپر تک اب تک وہ Permanent ہو چکے ہیں۔ جو انہوں نے بات کی، نعیمہ کشور صاحبہ نے بات کی تو اس میں بالکل ان کی بات صحیح ہے، ہماری کیمٹی بن گئی ہے، جو بھی پراجیکٹ ہے، ممند صاحب سے بھی میری بات ہو گئی تو ان شاء اللہ ایکس فاٹا کے جتنے بھی لوگ ہیں، ان کے ساتھ ہم Out of the box جا کر کام کر رہے ہیں، تو ان شاء اللہ وہ بھی ساتھ ہو جائیں گے۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہو گیا۔

Clauses No. 1 to 9 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 1 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 9, stand part of the Bill. Schedule stands part of the Bill; preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وفاق کے زیر انتظام سابقہ قبائلی علاقہ جات کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Labour, please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Erstwhile Federally Administrated Tribal Areas Bill, 2022 may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour & Parliamentary Affairs): Janab Speaker, on behalf of honourable Chief Minister, I move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Erstwhile Federally Administered Tribal Area Bill, 2022 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Erstwhile Federally Administered Tribal Area Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11 (A): The Minister for Parliamentary Affairs, to please move the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission. First Amendment in clause 2 of the Bill: Mr. Khushdil Khan Sahib, Advocate and Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, amendment.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, move that in clause 2, in proposed section 10 (B), for the words "screening test", the words "written examination and interviews" may be substituted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، اس میں جو دو تین امنڈمنٹس آچکی ہیں اور ایک امنڈمنٹ میں ان کا نام بھی ہے اور عنایت اللہ صاحب بھی ہیں، مدیحہ نثار ہیں، صلاح

الدین صاحب ہیں اور شاہدہ، حمیرا خاتون، یہ جو تیسری امنڈمنٹ ہے، اگر وہ ڈائریکٹ لے لی جائے اور یہ سب کا ایشو بھی حل ہو جائے گا کیونکہ یہ الگ الگ ہیں، تو اس کی میرے خیال سے ضرورت نہیں ہو گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

وزیر محنت و پارلیمانی امور: ہم نے اس ایشو کو حل کرنا ہے، Basicallyجناب سپیکر، کہ جو پبلک سروس کمیشن 2003 کے جو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، مجھے بات کرنے دی جائے۔

وزیر محنت و پارلیمانی امور: نہیں، آپ کی تو بات ہو گئی، میں جواب تو دے دوں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، تو میں کہہ رہی ہوں ناکہ میں یہ Withdraw کرتی ہوں۔

وزیر محنت و پارلیمانی امور: چلیں، آپ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیونکہ Third amendment میں وہ ساری تمام چیزیں Cover ہو رہی ہیں تو ایک اور دو کو Drop کیا جائے اور جو Third amendment ہے، اس میں تمام چیزیں Cover ہو رہی ہیں، تو اس لئے Third amendment کو لے لیا جائے، دو بھی Drop کرتی ہوں اور ایک کو بھی Drop کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد صاحبہ، Second amendment in clause 2 of the Bill آپ پیش کریں گی؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، Withdraw کروں گی۔

Mr. Speaker: Thank you. Third amendment in clause 2 of the Bill: Inayatullah Khan Sahib, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, Ms. Madiha Nisar, Mr. Salahuddin, Ms. Shahida and Ms. Humaira Khatoon Sahiba, MPAs, to please move their joint amendment in clause 2 of the Bill. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba.

Ms. Nighat Yasmeen Orazkai: Thank you, Mr. Speaker Sahib. I, Nighat Yasmeen Orakzai, Madiha Nisar and Salahuddin and Ms. Shahida, Ms. Humaira Khatoon, MPAs, move that in clause 2, after the words "civil servant" the words "are have qualified the written examination or have been called for interviews" may be added.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت و پارلیمانی امور: جناب سپیکر، میں سب سے پہلے تو، کیونکہ اس ایوان میں یہ ایشو آیا تھا پھر آپ نے کمیٹی بنائی اور یہ ایک ایسا ایشو تھا جس کی وجہ سے تھوڑی پرابلم بھی آئی کیونکہ جو پبلک سروس کمیشن کا جو 2003 کا جو Amendment Act ہے، اس میں جو اس کا Regulation No.21 ہے، اس میں بڑا Clear cut یہ تھا کہ جو پوسٹیں، جیسا کہ مجسٹریٹ ہو گئی، پی ایم ایس ہو گئی، نائب تحصیلدار ہو گئی، یہ جو Written syllabus based exam ہو گا، لیکن انہوں نے جو Regulation No. 23 ہے اس کے مطابق انہوں نے جو سکریننگ ٹیسٹ اس لئے لیا کہ جو آپ کے پاس آسامیاں ہیں، ان سے امیدوار کہیں زیادہ ہیں، تو انہوں نے سکریننگ ٹیسٹ Introduce کرایا۔ اس کی وجہ سے تھوڑی سی Irregularity نظر آئی اور اس پہ کمیٹی بنی، پھر اس نے Decision لیا، ہم یہ چاہتے ہیں جناب سپیکر، کہ بالکل انہوں نے جو امنڈمنٹ دی ہے، اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ ہم Regularize کر لیں اس سارے پراسیس کو اور آئینی اور قانونی تحفظ دیں ہم اپنے ان بچوں کو اور ان نوجوانوں کو جنہوں نے سکریننگ ٹیسٹ پاس کیا ہے اور وہ اس وقت صرف اس لئے انتظار میں ہیں کہ ہم ان کو اجازت دے دیں۔ تو جناب سپیکر، میں اس کے ساتھ اتفاق بھی کرتا ہوں، اس کے ساتھ ساتھ اپنی کیبنٹ کا بھی مشکور ہوں اور وزیر اعلیٰ صاحب کا مشکور ہوں (تالیاں) کہ انہوں نے اس کی منظوری دی اور اس کے بعد یہ دوبارہ اسمبلی میں آیا، تو میں ان تمام نوجوانوں کو مبارکباد بھی دیتا ہوں جو سکرین ٹیسٹ (تالیاں) کے ذریعے انہوں نے اپنا Exam پاس کیا تھا اور صرف ہماری ایک امنڈمنٹ کی وجہ سے ان کی Appointment رکی تھی، تو اب یہ پبلک سروس کمیشن جو ہے، اس کو یہ اجازت دے دی جاتی ہے کہ وہ سکریننگ ٹیسٹ کے ذریعے جو لوگ پاس ہوئے ہیں، جنہوں نے اپنا Exam پاس کیا ہے، وہ ان کو Appointment کا حق دے دیا جائے۔ تو جناب سپیکر، میں اس اسمبلی کا بھی مشکور ہوں کہ ہم سب نے، اپوزیشن نے، گورنمنٹ نے مل کر یہ امنڈمنٹ لے کر آئے اور اس کی وجہ سے ہم اپنے ان تمام نوجوانوں کو جن کے چار سال ہو گئے تھے اور چار سال ان کے ضائع ہو رہے تھے، وہ چار سال بھی بچائے اور آج اس اسمبلی نے سب سے اچھا کام یہ کیا ہے اور میں مبارکباد دیتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، اس میں جو Written test اور انٹرویو ہے، وہ سارا شامل ہو گیا نا؟

وزیر محنت و و پارلیمانی امور: سر، اس میں سارا، اس میں یہ جو آخری امنڈمنٹ ہے نا، اس میں سکریننگ ٹیسٹ اور وہ اس میں سارا کچھ Cover ہو جاتا ہے، تو میرے خیال سے اس میں جو پبلک

سروس کمیشن کو جو مسئلہ پیش آرہا تھا، ہماری امنڈمنٹ کے بعد، تو اب یہ جو امنڈمنٹ آئی ہے اس کے بعد ان کے ہاتھ کھل گئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: لیکن یہ One time ہے اور اس کے بعد دوبارہ وہ نہیں آئے گا، جنہوں نے پاس کیا ہے، اس دفعہ Appointment ان کی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: بس ہو گئی، کافی بات۔ جی نگہت بی بی۔

وزیر محنت وپارلیمانی امور: میرا شکریہ ادا کر رہی ہیں، خیر ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں سی ایم صاحب کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں اور اس کے بعد جو غلطی ہم سے ہوئی تھی، اسے ہم نے ہی سدھارا ہے کیونکہ اس کا جو چیئر مین تھا وہ یہ ہمارا شوکت یوسفزئی صاحب تھا اور اگر شوکت یوسفزئی صاحب اور خوشدل خان صاحب، کیونکہ ہم اتنے Law کے ماہر نہیں ہیں اور Law department اگر ہمارے ساتھ اس وقت Agree کر جاتا، اس وقت ہم نے سکریننگ ٹیسٹ پہ ہم نے زور لگایا لیکن یہ لوگ سب کچھ پاس کر چکے ہیں، سکریننگ ٹیسٹ سے بھی گزر چکے ہیں، ٹیسٹ سے بھی گزر چکے ہیں، انٹرویو سے بھی گزر چکے ہیں، ان کا صرف Appointment letter رہتا تھا جناب سپیکر صاحب، اور وہ Appointment letter اب ان کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور یہ دو Batches کے لئے ہے، یہ صرف دو Batches کے لئے Once ہے، دو Batches اس میں ASIs ہیں، تحصیلدار ہیں اور نائب تحصیلدار ہیں جناب سپیکر صاحب، تو اس ہاؤس میں میں سی ایم صاحب کا، کیبنٹ کے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور پورے ہاؤس کا جنہوں نے اس میں Interest لیا اور جنہوں نے اس پہ آواز اٹھائی، Law Minister کا بھی میں شکریہ ادا کرتی ہوں، یہاں پہ میں شوکت یوسفزئی صاحب کا، ڈپٹی سپیکر صاحب کا، آپ کا کہ آپ لوگوں نے پورے ہاؤس میں ایک اکٹھی آواز اٹھائی اور آج یہ لوگ چار سال کے بعد، چار سال کے بعد آج ان کو Satisfaction ملے گی کہ یہ لوگ روزگار میں آئیں گے اور جب لوگ روزگار میں آئیں گے تو دعائیں سارے ہاؤس سمیت سی ایم صاحب کو، آپ کو، ان سب کو ملیں گی۔

Mr. Speaker: It's a great achievement. It's a great achievement by this august House and the Provincial Government. The motion

before the House is that the amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The amended clause 2 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Minister for Labour, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour & Parliamentary Affairs,): Janab Speaker! On behalf of honourable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا منشیات پر کنٹرول مجریہ 2022 کا فوری طور پر زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12. Special Assistant to Chief Minister for Excise and Taxation, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once, Khaleeq Sahib.

Mr. Khaleeq-ur-Rehman (Advisor for Excise and Taxation): I, on behalf of Chief Minister, intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clause 1: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill; therefore, the question before that House is that the clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clause 1 stands part of the Bill. Ms. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPA, to please move her amendment in clause 2 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہاں پہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے تو ہاؤس کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کونسی امنڈمنٹ ہے سر؟

جناب سپیکر: نہیں ہے آپ کے پاس یہ، سارا بزنس ہی اس کا ہوتا ہے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں ہے میرے پاس، نہیں ہے ناں۔

جناب سپیکر: تو Withdrawn؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، Withdrawn کہاں سے آگیا جی؟ مجھے ذرا دے دیں۔

I, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, move that in clause 2, in paragraph (c), after the word 'ice', a comma(,) may be inserted and thereafter the words "MDMA, Ecstasy or Molly C-II, H 15, No. 2" may be inserted.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ نہیں مانیں گے، مجھے پتہ ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، خلیق صاحب۔

جناب خلیق الرحمان (مشیر آبکاری و محاصل): سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ جن Substances کی آپ بات کر رہی ہیں، وہ Already جو ہمارے Narcotics substances ہیں، ان میں یہ شامل ہیں تو اس کو دوبارہ Mention کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Okay, withdrawn? وہ کہتے ہیں Already شامل ہیں ہمارے اس میں، یہ Duplicate۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو پھر لانے کی ضرورت کیا تھی؟ پہلے ہی بتا دیتے کہ نہ لاتے۔

Mr. Speaker: Withdrawn, Nighat Bibi, withdrawn?

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Sir withdrawn.

Mr. Speaker The question before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The original clause 2 stands part of the Bill. Clauses 3 to 12: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 3 to 12 of the Bill, therefore, the question before that House is that clauses 3 to 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Clauses 3 to 12 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا منشیات پر کنٹرول مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Advisor to Chief Minister for Excise and Taxation, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Khaleequ-ur-Rehman (Advisor for Excise and Taxation): I, on behalf of honourable Chief Minister, intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Bill is passed. Ji, Nighat Bibi.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، تھینک یو آج ہاؤس بڑے اچھے طریقے سے چلا، Because of the C.M، سی ایم صاحب کو میں ریکویسٹ کروں گی کہ کبھی کبھی آیا کریں تاکہ یہ رونق لگی رہے لیکن آپ کے توسط سے ایک بات کرنا چاہتی ہوں سی ایم صاحب، کہ آپ کے پاس ہمارا ایک بل پینڈنگ پڑا ہوا ہے، اقبال خان، لږه زما خبره سی ایم ته پلیز، تاسو خو کیبنټ کښې هم ناست یئ یار، تاسو خو هر څه ته ملاویږئ۔ سر، آپ کے توسط سے میں سی ایم صاحب، سر، آپ کے توسط سے میں سی ایم صاحب کو ایک چھوٹی سی ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ آپ کی کیبنٹ میں ہمارا ایک بل ہے اور وہ بل بہت مدت ہوگئی ہے کہ پھنسا ہوا ہے، ہم اتنے لوگوں کے لئے کام کرتے ہیں، ہم اتنی دعائیں لیتے ہیں، آپ بھی دعائیں لیتے ہیں تو اگر وہ بل جو ہے، جو ہمارا بل، ہمارا اپنا بل جو اس ہاؤس کا بل ہے تو اگر اس کو بھی پاس کر دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ جناب سپیکر، (تالیاں) مسٹر سی ایم صاحب۔

تحریک التواء نمبر 407 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Speaker: Discussion on adjournment motion No. 407: Mr. Nisar Mohmand Sahib, discussion, not around. Mir Kalam Sahib, not around. بس ایک ہی پھر مقرر ہے، احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ سر، میں مشکور ہوں آپ کا، آج تو سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، دل تو چاہ رہا ہے کہ مختلف صوبے کے ایشوز کے اوپر بھی بات ہو تاکہ کبھی کبھار یہ آتے رہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کے آنے سے ہم مستفید ہوں لیکن سب سے پہلے اسی ایڈجرنمنٹ موشن پر میں بات سر کرنا چاہتا ہوں۔ بڑی اہم ایڈجرنمنٹ موشن نگہت بی بی نے جمع کرائی ہے اور خاص کر آلودگی کے حوالے سے، پورا ملک اس سے متاثر ہو رہا ہے اور آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں جو Climate index ranking میں پاکستان ساتویں درجے پہ پہنچ چکا ہے Pakistan is the most vulnerable seventh country in the world تو اس میں میری گزارش صرف تھوڑی سی ہوگی، وہ ہے جو Climate change کے اوپر پوری دنیا کا فوکس ہے اور جناب سپیکر، خیبر پختونخواہ خوش قسمت صوبہ ہے جس میں فارسٹ کا جو ایریا ہے وہ پاکستان کے جو فارسٹ ایریاز ہیں ان میں تقریباً Round about forty percent contribute کرتا ہے، تو میری گزارش اس ہاؤس سے یہ ہوگی اس ایڈجرنمنٹ موشن کے حوالے سے کہ اگر ہم اپنے پڑوسی ملک انڈیا کو دیکھیں تو وہاں پہ

نیشنل فنانس کمیشن کی جو Distribution ہوتی ہے ٹیکسز کی، وہ Multi indicator ہے، اس میں پانچ Indicators کی بنیادوں پہ ٹیکسز کی Distribution ہوتی ہے اور اس میں ایک جو اہم Indicator ہے وہ فارسٹ کا ہے، اس میں فارسٹ کے Indicator کو 7.5 % کا Weight age دیا گیا ہے، ہم اگر اس ہاؤس سے ایک پرزور مطالبہ کریں کیونکہ نیشنل فنانس کمیشن کی میٹنگز ہو رہی ہیں، ایوارڈ ہونے جا رہا ہے، بہت سارے اور بھی مسائل ہیں لیکن خیبر پختونخوا وہ واحد صوبہ جہاں پہ سب سے زیادہ فارسٹ کا ایریا ہے، کیوں نہ اس Indicator کو ہم NFC کے شیئر میں ڈالنے کا مطالبہ کریں؟ اس سے فائدہ کیا ہو گا، اس سے اس خیبر پختونخوا کے فارسٹ ایریا کے مطابق اگر Weight age آ جائے گا تو NFC میں ہمارا شیئر بڑھے گا، NFC میں شیئر بڑھے گا تو اس صوبے کے پاس پیسے زیادہ آئیں گے، میں اس بات کو Windup کرتے ہوئے کیونکہ زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا اور ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ سی ایم صاحب جب آئیں تو ہم کوئی Constructive بات کریں، کوئی Constructive گفتگو کر سکیں، میری ساتھ ساتھ گزارش یہ بھی ہو گی، آلودگی کے حوالے سے اس صوبے کو جو مسائل ہیں جناب سپیکر صاحب، سی ایم صاحب کے نوٹس میں ہیں، میں نے ان سے بات بھی کی تھی خاص کر WACOG (Weighted Average Cost of Gas) کے حوالے سے کیونکہ آج خوش قسمتی سے ہم سی ایم صاحب سے بات کر رہے ہیں کیونکہ موقع نہیں ملتا ہمیں، تو میری گزارش ہو گی، یہ خیبر پختونخوا تیل کے حوالے سے، گیس کے حوالے سے، بجلی کے حوالے سے، جنگلات کے حوالے سے واحد وہ وفاقی اکائی ہے جو کہ ان تمام چیزوں میں زرخیز ہے لیکن بدقسمتی کیا ہے؟ وفاق میں جو تقسیم ہے وہ ٹھیک نہیں ہو رہی ہے اور ہمارے صوبہ کی اس پہ آواز میں کمزوری ہے، جو بار بار ہم بات کرتے ہیں، ہم یہ بات دوبارہ، اگر سی ایم صاحب تھوڑی سی توجہ اگر ہماری طرف دیں سر، تو میری گزارش یہی ہے، Net Hydel Profit پہ چلیں ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی آن آئل کے اوپر بھی ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، WACOG (Weighted Average Cost of Gas) کے اوپر تو کم از کم ہمیں آواز اٹھانی چاہیئے تھی کیونکہ یہ وہ صوبہ ہے جس میں گیس سرپلس ہے، ہماری انڈسٹری کو 40 MM CFD گیس، جب Figure ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں رونا آتا ہے اور ہمیں آپ سے توقع ہے جو آپ ہمارا مقدمہ ان ایوانوں میں خاص کر مشترکہ مفادات کونسل میں آپ بھرپور طریقے سے لڑیں گے اور میں پھر گزارش کرتا ہوں، آلودگی کے حوالے سے یہ ملک ساتویں نمبر پہ ہے World ranking میں Vulnerable

country ہے اور اس کے لئے یہ صوبے کا بھی مقدمہ ہے اور یہ اس ملک کا بھی مقدمہ ہے، ہمیں NFC کے Indicator میں فارسٹ کو ڈالنا چاہیئے جس سے خیبر پختونخوا کا NFC کا شیئر بڑھے گا، شیئر بڑھے گا تو پیسے آئیں گے اور اس آلودگی کو ہم کم کر سکیں گے۔ میری یہی گزارشات ہیں، شکریہ۔

(اس مرحلہ پر جناب محمود جان ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ، ہاں جی، میڈم نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، Young generation future is in our hand. We will die of our old age, they will die of climate change and pollution، یہ Slogan ہے جناب سپیکر صاحب، WHO کے مطابق پوری دنیا میں تقریباً ہر سال 4.2 ملین اموات ہوتی ہیں، فضائی آلودگی کی وجہ سے جناب سپیکر صاحب، اور یونیسف کی ایک رپورٹ بتاتی ہے کہ جنوبی ایشیاء میں تقریباً بارہ ملین بچوں کی زندگی خطرے میں ہے اور یہ خطرہ فضائی آلودگی کی وجہ سے ہے جس کی وجہ محفوظ حد سے چھ گنا زیادہ فضائی آلودگی، اور پاکستان میں پانچ سال سے کم عمر بچوں کی دس میں سے ایک موت فضائی آلودگی سے ہوتی ہے۔ عالمی ادارہ Global Alliance on Health and Pollution کے ایک اندازے کے مطابق ایک لاکھ 28 ہزار پاکستانیوں کی موت فضائی آلودگی سے متعلق بیماریوں کی وجہ سے ہوتی ہے، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، Climate change کے اثرات ساری دنیا پر بھی مضر اثرات جو ہیں تو مرتب کر رہے ہیں، جو کھانا ہم کھاتے ہیں، جو پانی ہم پیتے ہیں، اور جس میں سانس لیتے ہیں اور جس موسم میں ہم ثمر حاصل کرتے ہیں، یہ فضائی آلودگی ان تمام پہ اثرانداز ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، Green Watch کی Global Climate Risk Index, 2020 کی سالانہ رپورٹ کے مطابق موسمیاتی اور ماحولیاتی تبدیلیوں سے شدید متاثر ہونے والے، خطرے والے ممالک میں پاکستان، میرے بھائی نے ساتویں نمبر پہ کہا اور میں نے جو Research کی ہے وہ پانچویں نمبر پہ ہے، پاکستان کی بات کر رہی ہوں جناب سپیکر صاحب، رپورٹ کے اعداد و شمار کے مطابق 1999 سے 2018 تک کے درمیان موسمی تغیرات کی وجہ سے پاکستان کو دس ہزار انسانی جانوں کا ضیاع اور 3.8 ملین ڈالر کے معاشی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ بڑھتی ہوئی آلودگی جو بڑھتی ہوئی آلودگی ہے اس سے آبادی کے کچھ طبقات زیادہ خطرناک خطرات کا سامنا کر رہے ہیں اور دیہاتی علاقوں میں خواتین Climate change کی وجہ سے زیادہ متاثر ہو رہی ہیں اور کیونکہ گھریلو ذمہ واریوں کی وجہ سے ان پر زیادہ بوجھ ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب، گھریلو ذمہ واریوں کے

علاوہ اس کا تعلق قدرتی وسائل سے ہے۔ اب جبکہ Global warming کی وجہ سے قدرتی وسائل میں کمی ہو رہی ہے اور خواتین کو زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لہذا ذمہ واریوں کے بوجھ میں اس طرح اضافہ معاشی اور سماجی اور معاشرتی پابندیوں کے ساتھ مل کر خواتین پر Climate change کے اثرات شدید طور پر ان کو متاثر کر رہے ہیں۔ 2019 میں کی گئی ایک Research کے مطابق خواتین کو پانی کی عدم دستیابی جو کہ میں بار بار، جو کہ Merged area کی بات کرتی ہوں کہ وہاں پہ پانی کے وسائل نہیں ہیں۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب، ہمارے شہری علاقوں میں بعض اوقات پانی میں اتنی آلودگی ہے کہ اس سے بہت زیادہ ہمارے جسموں پہ ہمارے تمام جتنے بھی لوگ ہیں، آبادی پہ اس کے اثرات پڑتے ہیں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، 2019 میں جو کی گئی Research ہے اس میں فاٹا کی خواتین دو دو میل جاکر، پیدل چل کر پانی لاتی ہیں جناب سپیکر صاحب، دو دو میل اور ان کو دو کلو میٹر کا سفر جب طے کرنا پڑتا ہے گھڑے کے ساتھ، ایک گھڑا ان کا (بغل) یہاں پہ ہوتا ہے، ایک گھڑا ان کے سر پہ ہوتا ہے، تو بتائیں کہ ان کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی جناب سپیکر صاحب، اور بعض اوقات ایک دن میں کئی کئی بار یہ۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شفیق شیر، شفیق آفریدی صاحب، اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں آپ، شفیق، اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: چھوڑیں جناب، انہوں نے اپنی کیبینٹ میٹنگ لگائی ہے، آپ ان کو کیا کرتے ہیں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تیمور جھگڑا صاحب، اپنی سیٹ پہ آپ آجائیں جی۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت)</u>: جواب کون دے گا؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جواب جو بھی دیں، مجھے تو اپنی بات کرنی ہے میری، میرے بھائی، مجھے تو اپنی بات کرنی ہے، جواب جو بھی دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جواب تیمور جھگڑا صاحب دیں گے جواب، جواب، Respond آپ کریں گے جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اور بعض اوقات ایک دن میں کئی بار یہ مسافت جناب، دو دو کلو میٹر کی مسافت کئی کئی بار طے کرنا پڑتی ہے۔ یونیسف کی 2016 کی ایک رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں

خواتین، خواتین ہر روز دو سو ملین گھنٹے یا بائیس ہزار پانچ، آٹھ سو سال پانی اکٹھا کرنے میں گزار دیتی ہیں۔
اب میں کیا کروں جناب سپیکر صاحب، گپ شپ لگی ہوئی ہے تو کون مجھے، مجھے کون جواب دے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران Respond کرے گا جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر صاحب، دور دراز تک پانی کے اس سفر کو کرنا صرف خواتین کے لئے نہ صرف ذہنی بلکہ جسمانی طور پر بھی تکلیف اور درد کا باعث بنتا ہے جو کہ ہم محسوس کر سکتے ہیں، بلکہ مختلف جسمانی اور جنسی ہراسانی کے واقعات کا سامنا بھی ان کو یہ پانی لانے میں کرنا پڑتا ہے کیونکہ ان کو دو دو میل، جب دو دو کلو میٹر فاصلہ ہر روز طے کرنا پڑتا ہے اور وہ بار بار جاتی ہیں اور آتی ہیں، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خواتین صرف اپنے ایک بنیادی حق کے حصول کے لئے کتنے اچھے موقعے گنوا رہی ہیں۔ چھوٹی بچیوں کو بڑھتی ہوئی گھریلو ذمہ واریوں میں ہاتھ بٹھانے کے لئے اپنی تعلیم چھوڑنا پڑتی ہے کیونکہ ان کو بھی پانی لانے کے لئے دور دراز علاقوں میں جانا پڑتا ہے جناب سپیکر صاحب، اور ہم یہاں پہ آرام سے پانی کے نلکے کھول دیتے ہیں اور ہمیں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ یہ پانی کتنی قیمتی چیز ہے، نلکے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، اگر کوئی واش روم جاتا ہے، کوئی Shower لے رہا ہے اس کے بعد نلکے، تب ہمیں پتہ چلے گا کہ جب ہمارے ہاں یہ پانی کی کمی ہو گی اور ہمیں پتہ چلے گا کہ پانی کتنی قیمتی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ کہوں گی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، بلاول آفریدی صاحب، اپنی سیٹ پہ آپ چلے جائیں یا اگر آپ نے بات کرنی ہے، گلے ملنا ہے تو آپ لابی میں مل لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، Climate change میں رونما ہونی والی آفات کے دوران خواتین کی اموات کا خطرہ مردوں سے سب سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ مرد تو ظاہر ہے پانی نہیں لاتے ہیں، عورتیں پانی لاتی ہیں، چودہ گنا زیادہ ہے خواتین کا اموات میں، جبکہ مردوں کو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ پانی نہیں لے کر آتے۔ Asia pacific خطے میں غریب خواتین کی اکثریت جو خاص طور پر Climate sensitive صحت کے خطرات کی شکار ہیں، صحت کے بڑھتے ہوئے خطرات کے علاوہ، آفات کے بعد خواتین اور لڑکیوں کو عارضی پناہ گاہیں یا کیمپوں میں گھریلو اور جنسی تشدد کے خطرات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، This is a very important point جناب سپیکر صاحب، Climate change کی وجہ سے پاکستان میں آبی وسائل بھی متاثر ہو رہے ہیں اور تیزی سے موسمیاتی تبدیلیوں سے،

جس سے پانی کی فراہمی بھی کم ہوتی جا رہی ہے جناب سپیکر صاحب، پاکستان میں پانی کی فی کس دستیابی 1947 میں پانچ ہزار چھ سو کیوبک ملی لیٹر سے چار سو فیصد کم ہو کر 2021 میں تقریباً ایک ہزار اڑتیس کیوبک میٹر رہ گئی ہے کیونکہ Climate change ہمالیہ کے گلیشئرز کو ڈرامائی شرح سے پگلا رہی ہے، قراقرم، ہندوکش اور ہمالیہ سے گلیشئر کا پگلا ہوا پانی سندھ طاس کے کئی ملین لوگوں کو پینے اور گھریلو استعمال پانی بجلی پیدا کرنے کی صنعت، آبپاشی کے لئے پانی فراہم کرنا ہے جناب سپیکر صاحب، پاکستان کے سالانہ 145 ملین ایکڑ فٹ پانی بارش اور گلیشئر پگھلنے کی صورت میں دستیاب ہوتا ہے لیکن صرف چودہ ملین فٹ پانی سٹور کیا جاتا ہے اور باقی پانی سمندروں میں جاکر ضائع ہو جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس طرح پاکستان ہر سال بائیس ملین ڈالر مالیت کا پانی سمندر میں بہا دیتا ہے کیونکہ ملک میں پانی کی Storage نہ ہونے کے برابر ہے، تو جناب سپیکر صاحب، اس کے لئے ہمیں ہمارے KP میں ہمارے پاس ماشاء اللہ پانی مختلف گلیشئر سے آتا ہے، یہاں پہ آتا ہے، اس میں اگر وہ تین سو ساٹھ ڈیمز جو پن بجلی کے وہ بنے تھے اور اس میں ایک اور بات بھی میں بتانا چاہوں گی جناب سپیکر صاحب، اسی کے ساتھ مجھے یاد آیا کہ میں نے ایک قرارداد بھی جمع کرائی ہوئی ہے میں نے اور اس میں میں یہ کہوں گی کہ جب دو ملکوں کے دریا ساتھ ساتھ ہوتے ہیں تو ان کے درمیان ایک ٹی ٹی ہوتی ہے لیکن پاکستان اور افغانستان میں کوئی As such کوئی ایسا معاہدہ نہیں ہوا جو کہ سندھ طاس کا ہوا تھا بھارت کے ساتھ، لیکن ہمارا اور افغانستان کا ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہوا، چونکہ ہمارے اور ان کے دریا ایک ہیں تو جناب سپیکر صاحب، وہ قرارداد بھی لانی چاہیئے اور اس قرارداد کے مطابق ہم اپنی مرکزی گورنمنٹ کو یہ کہیں کہ اس پر باقاعدہ طور پہ بیٹھ کر سنجیدگی سے بات کریں اور اس پہ یہ تمام Rules and regulations بنائیں، چونکہ کافی مدت ہو گئی ہے کہ As such معاہدہ نہیں ہوا تھا۔ Thank you very much, ji.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: ډیره مننه سپیکر صاحب، ډیره زیات مهم یو Topic چې نن نگهت بی بی په فلور باندې، زه مننه کوم، زما په خیال چې ډیر زیات داسې ایشوز دی که مونږه د دې ماحولیاتو خبره کوؤ، بیا مونږه د دغه آلودگۍ خبره کوؤ، په هغې کښې مختلف هغه خبره که د ټریفک حوالې سره کوؤ، ظاهره خبره ده چې په پیښور کښې تاسو اوګورئ چې د Heavy traffic په وجه او بیا که مونږه دغه ګاډو خبره اوکړو، په هغې باندې څه Check balance نشته، دهغې د مخ نیوی

دپاره د حکومت او بیا به زه د ډیپارټمنټ خبره کوم چې کوم Concerns دی، کوم Relevant departments دی هغوی ښه ګوری چې دا کوم لوګی، کومه آلودګی چې ده نو دا د ګاډو نه ده نو د هغې حوالې سره هم ډیر زیات سوالونه پورته کیږی خو مهمه خبره سپیکر صاحب، چې زه کومه کول غواړم، په حیات آباد کښې چې کوم انډسټریل اسټیټ دی، د دې زما دوه کاله اوشی چې مې په سټینډنګ کمیټۍ کښې زما یو سوال په هغې کښې ډسکشن روان دے او تاسو یقین اوکړئ چې دغه ډیپارټمنټ مونږه چې کله هم د دغه سټینډنګ کمیټۍ میټنګ کوؤ، په دغه کښې دغه انډسټریل اسټیټ چې کوم دے، دغه کارخانې چې کوم دی، دغه Factories، تاسو یقین اوکړئ چې د ټولو نه زیات چې کوم لوګے دے، کومه آلودګی ده، هغه د دغه چې کوم په Residential area کښې دی۔ اوس د ټولو نه اول خو دا ډیره ضروری خبره ده چې آیا حیات آباد چې په هغې کښې خلق اوسیږی، رهائشی علاقې دی او هلته کښې زمونږه د وړو سکولونه دی، هلته کښې کالجونه دی، هلته کښې هسپتالونه دی او هلته کښې خلق اوسیږی او دغه خلقو په زرګونو تعداد کښې Complaints کړی دی او هغوی دا وائی چې دغه هلته کوم Factories دی، د دې نه چې کوم لوګے دے، تاسو یقین اوکړئ سپیکر صاحب، مونږه Visit کړے دے، چې کوم Chip board use کیږی د هغې نه کینسر جوړیږی او دا وباء چې ده دا دومره تیزئ سره روانه ده چې مونږه پخپله تلی یو، زمونږه د سټینډنګ کمیټۍ ممبران چې دی مونږه Visit کړے دے او چې کله مونږه هلته لاړو، مونږه اوکتل نو هغوی چې کوم طریقې سره تاسو ته پته ده، تاسو تپوس اوکړئ د دغه ډیپارټمنټ نه چې د دوئ Limit چې دے دا پنځه سوه دے، 500 mm او دا لوګے چې مونږه اوکتلو نو دا پنځلس زرو نه دا سیوا شوے دے۔ اوس چې ستاسو د ډیپارټمنټ خپل Limit پانچ سو دے او دا پندره هزار لګیا دے هغوی دومره Violation کوی خوزه دا خبره تاسو ته نن په ریکارډ باندې کوم چې زمونږه دغه ډیپارټمنټ د دغه خلقو سره Involved دے او دا ډیپارټمنټ چې کوم دے چې کله مونږه د Visit خبره هم کړئ ده نو مخکښې هغه ټول هر څه خبر کړی دی، که مونږ په سټینډنګ کمیټۍ کښې خبره کوؤ نو پکار دا ده چې دغه Concerned department چې دے د هغې افسران چې کوم راځی چې

هغوی مخنیوے اوکړی او هغوی غندنه اوکړی، هغوی التا د ډیپارټمنټ خلق چې
دی هغوی ممبرانو ته وائی چې نه دا داسې نه ده ځکه چې هغوی چې کوم قصه
روانه ده هغه به تاسو ټولو ته پته وی، زه به تاسو ته دا خواست کوم چې دا یو
دومره Serious issue ده چې دا زمونږه د وړو مستقبل دے، زمونږه هغه واړه
چې هغه په سکولونو کښې سبق وائی او دا کوم لوګے، کومه دهوړه کوم حالات
چې په حیات آباد کښې دی، د دې هغې چې بورډ نه تاسو پخپله سپیکر صاحب،
که چرته Visit اوکړئ نو دوئ چې کوم هغه لرګے استعمالوی نو هغه ډائریکټ د
کینسر هغه جوړیږی، خو ډیپارټمنټ چې دے هغه د ټس نه مس نه شو، په دوه
کالو کښې زه لګیایم په سټینډنګ کمیټئ کښې، ډیپارټمنټ چې دے هغه ځکه
سنجیده نه دے چې هغه Involve وی، دا زه برملا وایم د ماحولیاتو ډیپارټمنټ د
هغې ټول Concerned خلق چې دی هغه د دغه Factories سره هغوی ملاؤ دی او
دغه وجه ده چې په حیات آباد کښې کوم، د ټولو نه مهمه خبره دا ده چې
انډسټریل تاسو څنګه په Residential هغه کښې کوئ؟ د دې د پاره خو پکار دا
دی چې تاسو داسې ځائے ته دا ټول Factories یوسئ چې هلته کښې د خلقو
استوګنه نه وی، هلته کښې خلق نه اوسیږی، هلته د ماشومانه سکولونه نه وی،
هلته کښې هسپتالونه نه وی، اوس Already هلته کښې په هسپتالونو کښې
Patients د مختلف وباء سره مخ دی او بیا دغه کینسر د دغه لوګی د وجې، نو زه
تاسو ته دلته کښې ډیپارټمنټ، دلته کښې منسټران صاحبان ناست دی، زما به
دا خواهش وی چې دغه انډسټریل اسټیټ چې دی پکار ده چې د دې خلاف دې
کارروائی اوشی او دا دې بند کړے شی او دا دې داسې ځایونو ته یوسی چې
کوم هلته کښې رهائشی علاقې نه وی۔ ډیره مننه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آج نگہت صاحبہ نے جو تحریک التواء لائی ہے، میرے خیال میں یہ ہمارے صوبے کا نہیں، ملک کا نہیں، ایک انٹرنیشنل مسئلہ ہے اور اس کی وجہ سے چونکہ ابھی ہمارا ملک جس طرح ذکر بھی ہوا، ہم دسویں نمبر سے ساتویں نمبر پہ Climate change کی وجہ سے آئے ہیں، تقریباً 2010 اور 2008 میں ہم دسویں نمبر پہ تھے لیکن اب ہم ادھر سے نیچے آکر ساتویں نمبر پہ آچکے ہیں۔ تو یہ میرے خیال میں ہمارے لئے بہت تشویش کی بات ہے کہ ہمیں اس کی طرف توجہ دینی

ہو گی اور انٹرنیشنل مسئلہ اس وجہ سے ہے کہ جب یہ مسئلہ بنا فضائی آلودگی کا یاClimate changeکا تو Climate changeکی وجہ سے اس وقت بھی دنیا نے اس کو سوچا کہ اس کا حل کیا نکالیں اور میرے خیال میں پاکستان جتنا اس کاAffectiveہے اس طرح ہم اس کے جوCausesہیں، اس میں ہم شامل نہیں ہیں۔ جو بڑے ممالک ہیں، جو ترقی یافتہ ممالک ہیں وہ اس کے زیادہ میرے خیال میں اس کے Responsibleہیں۔ ان کی وجہ سے یہ Climate changeکے مسائل بڑھے ہیں اور ہم جیسے جو ترقی پزیر ممالک ہیں، اس کے Affective بنے ہیں اس وجہ سے جب فرانس کاSummitہوا تھا، میرے خیال میں 13-2012میں ہوا تھا تو اس میں یہ فیصلہ ہوا تھا، تمام ممالک نے جو France Summitہوا تھا تو انہوں نے ایک فنڈ قائم کیا تھا جو تقریباً سوارب ڈالر کا فنڈ ہے اور یہ فنڈ اس وجہ سے قائم کیا گیا ہے کہ جو بھی ملک Climate changeکے لئے اقدامات کرے گا تو اس میں سے ان کو پیسے دیئے جائیں گے۔ یہاں پہ بات ہوئی کہ ہمارے صوبے کو اس کے لئے NFC کے لئے کوشش کرنی چاہیئے، میرے خیال میں چونکہ ہم اس جوFrance Summitہے، ہم اس کے حصہ ہیں، ہمیں اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ یہ ایک ایسا فنڈ ہے کہ جس میں جو بھی ملک جوClimate changeکے لئے جتنے بھی کاربن ایٹم زیادہ حاصل کرے گا، اس کو اس میں سے فنڈ ملے گا اور اس کے لئے ظاہر ہے کہ اگر مرکز کام کرے گا تو مرکز تو خود نہیں کر سکتا، ایک صوبہ کے لئے کام کرے گا تو اس کو زیادہ فنڈ ملے گا جس کی میں ایک مثال دوں گی، جو بلین ٹریز سونامی ہے جس کی وجہ سے ہمیں، جو میں نے ابھی کوسچن کیا کہ ہمیں مرکز نے کتنا فنڈ دیا؟ اور یہ میں نے اسی وجہ سے کیا کیونکہ اگر ہم بلین ٹریز پہ اس کو پیش کرتے ہیں اور کیا بھی ہو گا میرے خیال میں کیونکہ یہ ہمارا ایک بہت بڑا منصوبہ ہے تو اس پہ ہمیں Internationally، جو ہم نے فرانس میں جو اس کاAgreementکیا ہے، ہمیں اس سے بہت زیادہ فنڈنگ ملتی ہے، تو میرے خیال تو ہمارا صوبہ جس طرح یہاں پہ ذکر ہوا ایک زرخیز صوبہ ہے، ہمارے صوبے کو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت زیادہ جس طرح معدنیات سے نوازا ہے تو ہمیں ایک زرخیز زمین بھی دی ہے، ہمیں اچھی آب ہوا بھی دی ہے، اس سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ہمارے صوبے کو اس پہ کام کرنا چاہیئے، ہمیں زیادہ سے زیادہ اس انٹرنیشنل فنڈ سے ہمیں زیادہ پیسے لینے چاہئیں، اس سے ملک کو بھی فائدہ ہو گا اور زیادہ سے زیادہ ہمارے اس صوبے کو بھی فائدہ ہو گا، اس کے لئے فضائی آلودگی کے لئے بہت سارے اقدامات ہوتے، اس کی میں ایک آپ کو ایک تازہ مثال دوں، جو کورونا ہے وہ زیادہ کیوں پھیلا؟ AC کی وجہ سے پھیلا اور یہی وجہ ہے

کہ Climate کی جو وجوہات ہیں وہ صرف یہ آلودگی اور اس وجہ سے نہیں جو ہم زیادہ AC used کرتے ہیں، جو ہم نے Concrete کے شہر آباد کئے ہیں، جو زیادہ ہم بڑی بڑی بلڈنگ آباد کر رہے ہیں، ان کی وجہ سے بھی یہ Climate change کے Effects ہو رہے ہیں، ہمیں اس کو بھی روکنا ہوگا، ہمیں جو یہ Green light ہے اس کی طرف جانا ہوگا، اگر میں آپ کو مثال دوں، اس وقت ہماری قومی اسمبلی جو ہے وہ گرین اس پہ ہے، انرجی پہ ہے، تو کیوں نہ ہم اپنی اسمبلی کو یہاں جو ہمارے جو دوسرے سرکاری دفاتر ہیں، ہم اس کو بھی Green energy کی طرف لے جائیں؟ تو ان جیسے اقدامات ہمیں کرنے ہوں گے تب ہم اس Climate change کو روک سکتے ہیں۔ پانی ہم بہت زیادہ ضائع کر رہے ہیں، آنے والی جنگیں جس طرح کہا جا رہا ہے کہ پانی پہ ہونگی تو میرے خیال میں چونکہ ہمارے گلیشیئرز بہت تیزی سے پگل رہے ہیں، تو میرے خیال میں اس کو بھی ہمیں روکنا ہوگا، اس کا بھی ہمارے اس صوبے پر زیادہ Affect ہو رہا ہے کیونکہ ہم اپنے پانی کے جو Reservoirs ہیں وہ نہ بنا سکے اور جتنے بھی ہمارے گلیشیئرز پگل رہے اس کا پانی دوسرے صوبے کو یا ہمارا Flow ہو رہا ہے، ہم اس سے کوئی فائدہ نہیں لے رہے تو اس کے لئے بھی ہمیں اقدامات کرنے ہونگے۔ ایک آخری پوائنٹ، میں اس کی طرف آ رہی ہوں، جو گاڑیوں کا دھواں ہے وہ بھی Climate change کا بہت بڑا ایشو ہے، پچھلی جو ہماری حکومت تھی تو اس میں ہم نے ایک اس کو ٹیکس فری کیا تھا جو دوسری اس پہ چل رہی تھی، گاڑیاں، جو ڈیزل اور پٹرول کے علاوہ چل رہی تھیں تو اس کو ہم نے ٹیکس فری کیا تھا، میرے خیال میں ہمیں اس طرف جانا ہوگا، بہت سارے ممالک میں odd اور Even نمبر بھی چلتے ہیں چونکہ جس طرح لاہور میں جو یہ سموگ آتی ہے، سموگ اس کی وجہ سے تو میرے خیال میں اس کی طرف بھی ہمیں توجہ دینا ہوگی کہ ایک دن Odd نمبر کی گاڑیاں چلتی ہیں، دوسرے دن Even نمبر کی گاڑیاں چلتی ہیں تو ان اقدامات سے ہمیں اس Climate change کو روکنا ہوگا تاکہ آنے والی نسل کو ہم ایک اچھا اور گرین پاکستان دے سکیں۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، نہایت اہم موضوع ہے لیکن میرے خیال میں ممبران کی اس میں کوئی دلچسپی ہے نہیں، اس لئے سارے ممبران تو چلے گئے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہم الحمدللہ ایک ایسے پاکستان اور ایک ایسے ملک کا حصہ ہیں کہ جس میں چار موسم پائے

جاتے ہیں لیکن بد قسمتی سے ہمارے ہاں قوانین کا نہ ہونا یا قوانین کے ہونے کے بعد اس کی Implementation کا نہ ہونے کی وجہ سے آج کارخانوں کی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نے کورم کی نشاندہی کی ہے تو سیکرٹری صاحب کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت بائیس ارکان اسمبلی ہال میں موجود ہیں، لہذا دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں، دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ، پہلے بائیس ارکان تھے ابھی سولہ ارکان اسمبلی موجود ہیں، باقی بھی چلے گئے ہیں، اگر ڈبل نہیں ٹرپل کریں پھر بھی پورا نہیں ہوگا۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 2:00 pm.Tuesday May 10, 2022

(اجلاس مورخہ 10 مئی 2022ء بروز منگل بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)